بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 34

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

6 ؍صفر 1445 ہجری قمری ● 24 ؍ظہور 1402 ہجری شمسی ● 24 ؍اگست 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَنۡ کَانَ
فِیۡ ہٰذِہٖۤ اَعۡمٰی
فَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی
وَاَضَلُّ سَبِیۡلًا
(بنی اسرائیل:73)

ترجمہ: اور جو اِسی دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راہ کے اعتبار سے سب سے زیادہ بھٹکا ہوا۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 ؍اگست 2023 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو

تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ،
اس لیے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ مَیں اور ہوں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے۔ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ (الشعراء:4) مَیں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رَٹ لیے جاویں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہء نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیحؑ کی وفات، حیات پر جھگڑے اور مباحثہ کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اسی پر بس نہیں ہے۔ یہ تو ایک غلطی تھی، جس کی ہم نے اصلاح کر دی، لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دُور ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ، اس لیے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ مَیں اور ہوں۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً جب تک ایک مدت تک ہماری صحبت میں رہ کر کوئی یہ نہ سمجھے کہ مَیں اور ہو گیا ہوں اسے فائدہ نہیں پہنچتا۔

فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جاوے تو کچھ بات ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ دنیا کے اشغال چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے، کیونکہ اس راہ سے بھی ابتلا آتا ہے اور اسی ابتلا کی وجہ سے انسان چور، قمار باز، ٹھگ، ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بُری عادتیں اختیار کر لیتا ہے، مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لیے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذّات اس میں دین ہی ہو۔ پس ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا ہی کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 478، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

جَآءَ الۡحَقُّ وَزَہَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَہُوۡقًا

حق آگیا ہے اور باطل بھاگ گیا ہے اور باطل تو ہے ہی بھاگ جانے والا

جب مکہ فتح ہوا اور خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کو توڑ توڑ کر پھینکا گیا اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہی آیت پڑھتے جاتے تھے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے دیکھ کر صحابہ کس طرح لہریں لے لے کر اس آیت کو پڑھتے ہوں گے
اور کس طرح ان کے ایمان ہر لحظہ اور ہر منٹ بڑھتے ہونگے اس کا اندازہ اصحاب ذوق ہی لگا سکتے ہیں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 82 وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَہَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَہُوۡقًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ مدنی زندگی کے شروع ہونے کہ ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاقت مضبوط ہوتی اور بڑھتی جائے گی اور دشمن کی کمزوری اور ضعف و ناتوانی کے سامان پیدا ہوتے جائیں گے۔ یہاں تک کہ آخر باطل کمزور پڑتے پڑتے فنا ہو جائے گا اور مکہ کی فتح کے وقت عرب سے بت پرستی کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کر دیا جائے گا۔ قرآن کریم کا یہ بے نظیر کمال ہے کہ وہ ہر موقعہ کیلئے ایسے الفاظ چنتا ہے جو ایک لمبے مضمون پر دلالت کرتے ہیں۔ اس آیت میں جو زَہَقَ کا لفظ رکھا ہے اس کی جگہ ہَلَکَ اور بَطَلَ وغیرہ الفاظ بھی رکھے جا سکتے تھے۔ مگر ان سے باطل کی تباہی کی اس تدریج کا علم نہ ہوتا جو زَہُوۡق کے الفاظ سے بتائی گئی ہے۔ زَہُوۡق کے معنی کمزور ہو جانے اور ہلاک ہو جانے کے ہیں اور اسی طرح مکہ والوں سے گزری یہ نہیں کہ وہ یکدم تباہ ہو گئے بلکہ کمزور ہونے شروع ہوئے پھر آہستہ آہستہ وہ وقت آیا کہ بالکل فنا ہو گئے۔ پس زھوق کے لفظ نے ہلاکت کی تفصیل بھی بتا دی۔

جب مکہ فتح ہوا اور خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کو توڑ توڑ کر پھینکا گیا اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہی آیت پڑھتے جاتے تھے۔ ایک ایک بت پر ضرب لگاتے اور فرماتے جاتے تھے قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَہَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَہُوۡقًا۔ یہ قرآن کا معجزہ ہے کہ اس نے کعبہ سے بتوں کے دور کئے جانے کے موقعہ کیلئے جو آیت رکھی ہے وہ شعر کی طرح موزون ہے۔ اس قسم کی خوشی کا موقعہ انسانی طبیعت کو شعر کی طرف راغب کرتا ہے۔ قرآن شعر نہیں مگر اس کی آیات کے بعض ٹکڑے شعر کی سی موزونیت رکھتے ہیں۔ یہ آیت بھی اگر اسکے شروع سے قُلۡ کا لفظ اڑا دیا جائے تو شعر کی طرح موزون ہو جاتی ہے۔ جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَہَقَ الۡبَاطِلُ ایک مصرعہ اور اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَہُوۡقًا دوسرا مصرعہ ہوتا ہے۔ قُلۡ نے اس کو شعر کی تعریف سے نکال دیا لیکن جب اسکے پڑھنے کا موقعہ آیا تو چونکہ اس آیت کو قل کے بغیر پڑھنا تھا اس وقت یہ آیت اپنے شاندار معانی کے علاوہ ایک موزون کلام کا بھی کام دیتی تھی اور اس خوشی کے موقعہ کے عین مناسب حال تھی۔ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَہَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَہُوۡقًا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے دیکھ کر صحابہ کس طرح لہریں لے لے کر اس آیت کو پڑھتے ہوں گے اور کس طرح ان کے ایمان ہر لحظہ اور ہر منٹ بڑھتے ہونگے اسکا اندازہ اصحاب ذوق ہی لگا سکتے ہیں۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 377، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر کوئی شئے نقدی کی صورت میں ملے

(2426) حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک تھیلی پائی جس میں ایک سو اشرفیاں تھیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے فرمایا: سال بھر (لوگوں میں) اسکا اعلان کرتے رہو۔ چنانچہ میں سال بھر تک اسکی شناخت کراتا رہا۔ میں نے کوئی نہ پایا جو اسے پہچانتا ہو۔ پھر میں آپؐ کے پاس آیا۔ آپؐ نے فرمایا: ایک سال اور اسے شناخت کراؤ۔ چنانچہ میں نے اسکو شناخت کرایا۔ تو بھی نہ پایا۔ پھر میں آپؐ کے پاس تیسری بار آیا۔ آپؐ نے فرمایا: اسکی تھیلی اور اسکا بندھن محفوظ رکھو اور اسکی رقم کی گنتی بھی یاد رکھو۔ اگر اسکا مالک آجائے تو بہتر ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ چنانچہ میں نے (اس سے) فائدہ اٹھایا۔ پھر بعد میں مکہ میں اس کا مالک مجھے مل گیا۔

حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: اگر گری پڑی شئے نقدی کی صورت میں ملے تو وہ چونکہ محفوظ رکھی جاسکتی ہے اس لئے اٹھانے والے کے پاس بطور امانت رہے گی جب تک اسکا مالک نہ مل جائے۔ چنانچہ دو سال کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جو ہدایت دی، وہ یہ تھی کہ اشرفیوں کا تھیلہ اور بندھن محفوظ رکھے جائیں اور وہ گن لی جائیں تا جب بھی مالک ملے، تھیلہ اور بندھن شناخت ہونے پر اتنی ہی اشرفیاں اسے دے دی جائیں۔ اس اثناء میں ان اشرفیوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ لُقطہ کی یہ صورت امانت کی ہے۔ آپؐ نے استعمال کی عارضی اجازت بھی دو سال کے بعد دی۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب اللقطۃ، مطبوعہ 2008 قادیان)

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 4؍اگست 2023 (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
نیشنل عاملہ آئرلینڈ کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
جلسہ سالانہ کینیا کے موقع پر حضور انور کا خصوصی پیغام
اجتماع خدام الاحمدیہ یونان کے موقع پر حضور انور کا پیغام
خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب
نماز جنازہ حاضر و غائب
وصایا
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

”مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار“
(منظوم کلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)

جماعت احمدیہ مسلمہ پر اخبار ’منصف‘ حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب

گزشتہ دنوں صوبہ آندھرا پردیش کے وقف بورڈ کی طرف سے جماعت احمدیہ مسلمہ کو کافر اور غیر مسلم قرار دیئے جانے پر اقلیتی امور کی مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی نے وقف بورڈ کو متنبہ فرمایا کہ وقف بورڈ کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی کو کافر قرار دے۔ اس پر مختلف اخبارات نے وقف بورڈ کی تائید میں اور جماعت احمدیہ کے خلاف بہت کچھ لکھا۔ اخبار منصف حیدر آباد نے اپنے 25 جولائی کے اداریہ میں اور اسی طرح جمعیۃ علماء ہند نے اپنے پریس ریلیز میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر جو اعتراضات کئے اُن اعتراضات کو ہم گزشتہ شمارہ میں شائع کر چکے ہیں۔ اور ہم نے کہا تھا کہ ہم ان تمام اعتراضات کا ترتیب وار تفصیل کیساتھ جواب دینگے۔ پہلے ہم اخبار منصف حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب دیتے ہیں۔ اخبار منصف نے لکھا کہ :

● ”جمعیۃ علماء ہند، جماعت اسلامی، جمعیۃ اہل حدیث، سنی علماء کونسل اور خاص کر مسلم پرسنل لاء بورڈ...... پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے دیگر مذاہب کے تعلق سے اعتقادات اور ماضی میں انگریزوں کے ساتھ مل کر کی گئی سازشوں سے واقف کروائیں۔“

جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ کے دیگر مذاہب کے متعلق کیا اعتقادات ہیں، اسی طرح جماعت احمدیہ یا بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے انگریزوں کے ساتھ مل کر کون سی سازش رچی تھی؟ اس بارے میں مدیر نے کوئی روشنی نہیں ڈالی تا کہ ہم ان باتوں کا جواب دے سکتے۔ اب ایسی گول مول باتوں کا ہم کیا جواب دیں۔ ہر منصف مزاج اور عقلمند انسان ایسی گول مول باتوں سے بیزاری کا اظہار کریگا جس میں جھوٹ کا شبہ ہو اور بات واضح نہ کی گئی ہو۔

دیگر مذاہب کے متعلق ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ سب مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں لیکن مرورِ زمانہ کی وجہ سے ان میں خرابیاں پیدا ہوگئیں اور وہ انسانی دست برد کا شکار ہوگئے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق ہر قوم و مذہب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اور رسول آئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ (یونس:48) اور فرماتا ہے وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد:8) قرآن کریم کے اس اصولی فرمان کی روشنی میں ہم رام اور کرشن کو اللہ کے نبی مانتے ہیں۔ پہلے ہمارے اس عقیدہ کو غیر احمدی حضرات بہت ہی بُرا اور اسلام کے خلاف سمجھتے تھے لیکن اب انہی کے اندر سے آوازیں آنے لگی ہیں کہ یہ بھی اللہ کے پیغمبر گزرے ہیں۔ اسی طرح اب یہ جہاد کے متعلق بھی ہمارے نظریہ سے متفق نظر آتے ہیں۔ پہلے تو کہتے تھے کہ کافروں سے ہر حال میں جہاد فرض ہے لیکن اب انہیں ایسا کہنے کی جرأت نہیں ہے اب یہ ایک تھالی میں کھانے کی باتیں کرتے ہیں۔ چلو دیر سے سہی لیکن انہیں بہر حال ایک دن ہمارے پیچھے آنا ہی ہوگا۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ ہر مذہب اور انکے بزرگوں اور بانیوں کی عزت کی جائے اور حکمت اور محبت کیساتھ ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ غیر مذاہب کے متعلق ہم نے اپنا نظریہ اختصار کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

اب رہا انگریزوں کے ساتھ مل کر سازش رچنے کا الزام تو جیسا کہ ہم نے عرض کیا اس بارے میں مدیر نے کوئی روشنی نہیں ڈالی کہ وہ کونسی سازش تھی، کیسی سازش تھی؟ اگر واقعی کوئی سازش تھی تو اس کے متعلق کئی باتیں منظر عام پر آئی ہونگی۔ اخبار منصف کے مدیر کو کچھ تو اپنے قارئین کو بتانا چاہئے تھا! یا سارا کچھ انہوں نے قارئین پر ہی چھوڑ رکھا ہے کہ خود ہی تحقیق کرتے پھریں؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک انتہائی جھوٹا اور بے بنیاد الزام ہے۔

کہا یہ جاتا ہے کہ انگریزوں نے مسلمانوں کی جدوجہد اور ان کی توجہ کو منتشر کرنے کیلئے مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا اور کہا کہ تم نبوت کا دعویٰ کرو تا کہ مسلمان ہماری مخالفت چھوڑ کر تمہارے پیچھے لگ جائیں اور ہم کچھ راحت کی سانس لے سکیں۔ یہ انتہائی نامعقول اعتراض ہے اور جھوٹ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اگر اس اعتراض میں کوئی حقیقت ہوتی تو یقیناً کچھ نہ کچھ حقائق کو ثبوتوں کے ساتھ پیش کرنا کوئی مشکل کام نہ تھا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس تعلق میں کوئی بھی بات ثبوت کے ساتھ پیش نہیں کی جاتی۔ بہر حال ہمیں افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ جس طرح ان کے اسلاف مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی محمد حسین بٹالوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں پوری زندگی جھوٹ بولتے رہے یہی پیشہ اب انہوں نے اپنا رکھا ہے۔ بات یہ ہے کہ عوام کے سامنے جھوٹ پیش کرنا ان کی مجبوری ہے۔ اگر یہ سچ بیان کریں تو ان کو پتا ہے کہ لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ لیکن سچ وقتاً فوقتاً ان کی زبان پر آ ہی جاتا ہے۔ ایک مولانا نے یُوٹیوب پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی منظوم کلام بہت ہی جھوم جھوم کر اور مزے لے لیکر پڑھا اور اس کا اُردو ترجمہ سنایا، اور بتایا کہ آنحضرت صلی ﷺ کی مدح و ستائش میں یہ کمال کا منظوم کلام ہے۔ ایک مولوی نے بتایا کہ توحید پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر بہت ہی کمال کا لٹریچر ہے۔ غیر احمدی علماء یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک بے نظیر مناظر تھے۔ انہوں نے آریوں اور عیسائیوں سے بڑے بڑے مناظرے کئے اور فتح حاصل کی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اس لئے کھڑا کیا تھا کہ آپؑ عیسائی پادریوں اور منادوں کو شکست فاش دیں اور ان کے مذہب کی مٹی پلید کریں؟ کیا یہ بات عقل میں آسکتی ہے؟ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے کا مسیح و مہدی بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ مسیح موعودؑ کے عظیم الشان منصب پر فائز ہونے کی وجہ سے آپ علیہ السلام نے پوری طاقت سے عیسائی عقائد کی خرابیاں بیان فرمائیں اور انکی اصلاح اور راہنمائی میں پوری قوت صرف کر دی۔ ایسے میں کیا یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ آپؑ نے انگریزوں سے کوئی گٹھ جوڑ کی ہوگی۔ اور انگریز ایسی صورت میں آپؑ سے کوئی گٹھ جوڑ کیسے کر سکتے ہیں جبکہ آپؑ نے اُنکے مذہب کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ یہ ناممکن بات تھی کہ آپؑ انگریز سے کوئی گٹھ جوڑ کریں۔ آپؑ فرماتے ہیں :

جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں، اُن سے ہم کیونکر صلح کریں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے، ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔ (پیغام صلح، رُخ، جلد 23 صفحہ 459)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ہم میں اور عیسائیوں میں کس قدر بُعد المشرقین ہے۔ جس پاک وجود کو ہم تمام مخلوقات سے بہتر سمجھتے ہیں اس کو یہ مفتری قرار دیتے ہیں......جس حالت میں ہمارا دین اور ہماری کتاب عیسائی مذہب کو سراپا ناپاک اور نجس سمجھتا ہے اور واقعی ایسا ہی ہے تو پھر ہم کس بات پر صلح کریں...... ہمارا عیسائیوں سے مذہبی رنگ میں کچھ بھی ملاپ نہیں۔ (دافع البلاء رُوحانی خزائن جلد 18 صفحہ 241)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات سے ایسا عشق تھا کہ جس کے ہوتے ہوئے تثلیث سے صلح ایک ناممکن بات تھی۔

● آپؑ نے عیسائیوں کے خدا کو قرآن و حدیث کی رُو سے، عقل کی رُو سے اور بائبل کی رُو سے، تاریخی حقائق کی رُو سے مُردہ ثابت کر دیا جس سے کہ عیسائیت کی عمارت یکدم منہدم ہو کر رہ گئی کیونکہ عیسائیت کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہی ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے تو عیسائیت ختم ہو جائے گی۔ آپؑ نے مسلمانوں کو یہ صلاح دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت ہونے دو کہ اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ عیسائی پادریوں نے صرف اور صرف اِسی حربہ سے لاکھوں مسلمانوں کو عیسائی بنا لیا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں جبکہ تمہارا نبی محمد ﷺ فوت ہو کر زمین میں مدفون ہے، بتاؤ کون افضل ہوا؟ مسلمانوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا، لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کو اس سے چِڑ ہے کہ عیسائیوں کے خدا کو مُردہ کیوں کہا جاتا ہے۔

● آپؑ نے نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی بلکہ اُن کی قبر تک کا پتا بتلا دیا کہ اُن کی قبر سرینگر کے محلہ خانیار میں ہے۔

● آپؑ نے ایسے زبردست دلائل کے ساتھ عیسائیوں کے بنیادی عقیدہ تثلیث کی تردید فرمائی کہ عیسائیت کی عمارت اپنی بنیاد سے ہل گئی۔

● آپؑ نے ان کے بنیادی عقیدہ کفارہ کی بھی ایسے پُرزور دلائل کے ساتھ تردید فرمائی کہ اس عقیدہ کو آپؑ نے پاش پاش کر کے رکھ دیا۔

● عیسائی پادریوں سے زبردست مناظرے کئے، اُنہیں اسلام اور قرآن اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت دکھانے کیلئے ایک سے بڑھ کر ایک چیلنج دیئے کسی پادری کو آپؑ کے مقابل کھڑے ہونے کی جرأت نہیں تھی۔

● آپؑ نے پادریوں کو دجال کہا اور نہ صرف کہا بلکہ ثابت کر کے دکھلا دیا کہ عوام جس عجیب و غریب مخلوق کو دجال سمجھتی ہے، دجال ایسی کوئی مخلوق نہیں بلکہ عیسائی پادری ہی اصل میں دجال ہیں۔

● عیسائی ملکہ وکٹوریہ کو آپؑ نے دعوت اسلام دی۔ آپؑ نے لکھا: ”اگر حضور ملکہ معظّمہ میرے تصدیق دعویٰ کیلئے مجھ سے نشان دیکھنا چاہیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہو کہ وہ نشان ظاہر ہو جائے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ دعا کر سکتا ہوں کہ یہ تمام زمانہ عافیت اور صحت سے بسر ہو۔ لیکن اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہوا اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا میں راضی ہوں کہ حضور ملکہ معظّمہ کے پایہ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں۔ یہ سب الحاح اس لئے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکہ معظّمہ کو اُس آسمان کے خدا کی طرف خیال آ جائے جس سے اِس زمانہ میں عیسائی مذہب بے خبر ہے۔“ (تحفہ قیصریہ، رُوحانی خزائن جلد 12 صفحہ 276 حاشیہ)

● آنحضرت ﷺ نے جو پیشگوئی فرمائی تھی کہ آنے والا مسیح صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اور خنزیر کو قتل کریگا، اس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واقعۃً صلیبی عقائد کو ایسا پاش پاش کر دیا کہ یہ عقائد اب قابل پیوند نہ رہے۔ واقعۃً صلیب اس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی کہ اب کبھی جڑ نہ سکے گی۔

ہمارے لٹریچر میں یہ ساری باتیں نہایت تفصیل کے ساتھ موجود ہیں اس لئے ہم نے صرف اشارہ ہی کیا ہے۔ اِن حقائق کی موجودگی میں یہ اعتراض کس قدر مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے کہ انگریزوں نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو کھڑا کیا تھا۔ کیا انگریزوں نے آپؑ کو اس لئے کھڑا کیا تھا کہ آپؑ ان کے بنیادی عقائد کو ہی بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیں؟ اُن کے خدا کو مُردہ قرار دیں؟ دلائل و براہین سے اُن کے پادریوں کا جینا دوبھر کر دیں۔ پس یہ ایک انتہائی کھوکھلا، کمزور، جھوٹا، بے بنیاد اور احمقانہ اعتراض ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کے خلاف جو عظیم الشان جہاد کیا اسکی ایک ادنیٰ جھلک ہم نے اُوپر پیش کی ہے۔ آئندہ شمارہ میں اس تعلق میں ہم آپؑ کے کچھ ارشادات پیش کرینگے تا کہ یہ بات اَور اچھی طرح واضح ہو جائے کہ یہ اعتراض محض ایک کھوکھلا، کمزور، جھوٹا، بے بنیاد اور احمقانہ اعتراض ہے۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کرے کہ اس جلسے کے ایسے نتائج ہوں جو احمدیوں کی زندگیوں کو بھی ہمیشہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والے ہوں
ان کے ایمان اور ایقان میں اضافہ ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ تو ہماری کمزوریوں سے صرفِ نظر فرماتے ہوئے اتنا زیادہ اور ایسے ایسے ذرائع اور طریقے سے ہمیں نوازتا ہے کہ ہم کبھی بھی اس کی شکر گزاری کا حق ادا نہیں کر سکتے

شکر گزاری ہمارا کام ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کے آگے جھکتے چلے جانا ہمارا کام ہے اور جب تک ہم اپنا یہ فرض ادا کرتے چلے جائیں گے
ہر کامیابی کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سمجھتے ہوئے کام کرتے رہیں گے ہمارے قدم ان شاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتے رہیں گے

میں کارکنوں کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں......اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے......سب سے بڑھ کر ایم ٹی اے کہ اس نے اس دفعہ دنیا میں نئے انداز میں جلسے کو دنیا سے جوڑا ہے

جس چیز نے مجھے بہت متاثر کیا ہے ہزاروں افراد ایک مشترکہ مقصد کیلئے ایک مقام پر جمع ہیں، ایک مذہبی لیڈر کے گرد جمع ہیں، سب کے سب متحد ہیں سب کا مطمح نظر ایک ہے...... جماعت احمدیہ میں جو خلافت کا نظام ہے وہ ایک ایسا نظام ہے جس سے دنیا سبق حاصل کر سکتی ہے (پروفیسر ڈاکٹر جیالوژاں برکینا فاسو)

یقیناً اس دنیا کا مستقبل احمدیت ہے (بیلیز کے ایک شہر کے میئر)

یہاں پر تمام رضا کاران کی commitment نے مجھے حیران کر کے رکھ دیا ہے
واقعی یہ خدائی جماعت ہے اور یہ تمام کام بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں ہو سکتا (مائیکل وِلسن، گھانا)

خوش قسمت ہیں وہ سب کارکنان جو اس طرح خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں

باوجود مختلف کلچر رنگ و نسل کے ہر شخص ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مل رہا تھا جیسے ایک ہی خاندان کے افراد ہوں......
خلیفۃ المسیح نے تو اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سنائیں اور کہا ان کو سنو اور ان کی پیروی کرو (نمائندہ وزارت مذہبی امور، ہیٹی)

آج روئے زمین پر حقیقی بھائی چارے کی جیتی جاگتی تصویر جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے جہاں سب مسکراتے چہرے کے ساتھ
بغیر رنگ و نسل کی تمیز کے ایک دوسرے کے ساتھ ایسے مل رہے ہیں جیسے صدیوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں (منسٹر آف انفارمیشن، گیمبیا)

سب سے زیادہ اہم چیز جو مَیں نے جلسہ سالانہ میں دیکھی وہ نماز تھی (مارکو رسپٹی، اٹلی)

پوری دیانتداری سے یہ ایک بات کہہ رہا ہوں کہ جو نظم و ضبط میں نے جلسے پر دیکھا ہے وہ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا
احمدیوں کا خلیفۃ المسیح سے ایسا پیار ہے جو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا......اس جلسے میں جو خاص بات میں نے دیکھی ہے وہ قربانی کا جذبہ ہے (گورنر کولڈا ریجن سینیگال)

جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ جماعت کا اتحاد اور باہمی محبت ہے......
ان کے خیال میں ہماری جماعت کے جلسہ کی کامیابی کا راز ہماری یکجہتی ہے جو کہ خلیفہ وقت کے وجود کے ذریعہ سے قائم ہے (ڈاکٹر نیسترسوتو، چلی)

عالمی بیعت کا طریق ہماری عبادت سے ملتا جلتا ہے لیکن مَیں نے اپنی عبادت میں کبھی ایسی روحانیت نہیں محسوس کی تھی
جیسے میں نے عالمی بیعت کے دوران کی تھی (Aly Bear، وائس چیف انڈجنس کمیونٹی، کینیڈا)

دنیا بھر سے جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء میں شامل ہونے والے احمدی اور غیر از جماعت مہمانوں کے تاثرات نیز وسیع پیمانے پر جلسہ سالانہ کی کوریج

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4/اگست 2023ء بمطابق 4/وفا 1402 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ جمعے سے اتوار تک جماعت احمدیہ یوکے کا جلسہ سالانہ کامیابی سے منعقد ہوا، اختتام پہ پہنچا اور باوجود موسم کی وقتاً فوقتاً خرابی کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر ہر لحاظ سے ہر انتظام عموماً بغیر کسی بڑی پریشانی کے چلتا رہا اور پھر اس سال حاضری بھی گذشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ تھی۔

اس پر ہم جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمارے جلسے کو برکتوں سے بے انتہا بھرا اور اسے ہر ایک نے محسوس کیا چاہے وہ احمدی مہمان تھے یا غیر از جماعت مہمان تھے جو مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ ہم تو کمزور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی ہمارے کام ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش جماعت پر اس طرح ہوتی ہے جس کا شمار ہی ممکن نہیں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی اس بات کا ہمیشہ اور ہر وقت مشاہدہ کرتے ہیں کہ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (النحل:19) کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی

نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو اسے احاطے میں نہ لا سکو گے یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تو ہماری کمزوریوں سے صرفِ نظر فرماتے ہوئے اتنا زیادہ اور ایسے ایسے ذرائع اور طریقے سے ہمیں نوازتا ہے کہ ہم کبھی بھی اس کی شکر گزاری کا حق ادا نہیں کر سکتے لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بھی ہے کہ تم اس کا شکر ادا کرتے چلے جاؤ اور جب تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے چلے جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اَور بھی نوازتا چلا جائے گا۔ پس شکر گزاری ہمارا کام ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اسکے آگے جھکتے چلے جانا ہمارا کام ہے اور جب تک ہم اپنا یہ فرض ادا کرتے چلے جائیں گے، ہر کامیابی کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سمجھتے ہوئے کام کرتے رہیں گے ہمارے قدم ان شاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتے رہیں گے۔

پس اس جلسے کی کامیابی کی سب سے پہلی شکر گزاری تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہیے اور جو انتظامی لحاظ سے کمزوریاں رہ گئی ہیں اس کیلئے بھی اس سے بخشش طلب کرنی چاہیے۔ اسی طرح شاملین کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے ہمیں موقع دیا اور ہم جلسے میں شامل ہو کر اپنی روحانی اور علمی پیاس بجھاتے رہے۔ عمومی طور پر سب کام آسان ہوئے باوجود اس خوف کے کہ کووڈ کی بیماری ابھی پورے طور پر ختم نہیں ہوئی، عمومی طور پر اتنے بڑے مجمع کے باوجود اللہ تعالیٰ نے حفاظت میں رکھا۔ اللہ تعالیٰ بعد میں بھی سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ بعض لوگوں کو جلسہ کے بعد فوری طور پہ بھی نہیں بلکہ جلسے کے دو تین دن گزرنے کے بعد اس بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی سے نوازے۔ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو میرے علم میں آئے ہیں اور اب جو اس وبا سے بیمار ہو رہے ہیں وہ میرے خیال میں تو جلسے کا اثر نہیں ہے بلکہ عمومی طور پر حکومت کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ بعض جگہ کیسز بڑھ رہے ہیں لیکن اب یہ اسی طرح ہے جس طرح دوسری بیماریاں بڑھتی اور کم ہوتی رہتی ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہر مریض کو شفا عطا فرمائے۔

اب میں کارکنوں کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اس دفعہ عموماً سب نے بہت اعلیٰ رنگ میں اپنے فرائض ادا کیے اور غیر معمولی طور پر مسکراتے ہوئے جیسا کہ مَیں نے شروع میں ان کو کہا تھا تلقین کی تھی اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

ہر شعبے کے کارکن کی اپنے شعبے کے کام کو سرانجام دینے میں اس دفعہ خاص طور پر مہارت نظر آ رہی تھی، لجنہ کی طرف بھی، مردوں کی طرف بھی۔ ہر سال لجنہ کی طرف سے کھانا کھلانے اور کھانے کی دستیابی کے بارے میں شکایات ہوتی تھیں لیکن اس دفعہ یہ شکایت نہ ہونے کے برابر ہے اور جو کھانے کی مارکی اور دوسرے ضروری انتظامات کیلئے اس دفعہ جگہ بدل کر ایک حصے میں ہی لجنہ کو تمام سہولیات مہیا کی گئی تھیں اس کو بھی عمومی طور پر خواتین نے پسند کیا ہے۔ اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو وہ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ دُور کرنے کی کوشش ہوگی۔

اسی طرح ٹریفک کا شعبہ ہے۔ کھانا پکانے کا شعبہ ہے۔ روٹی پلانٹ ہے۔ سیکیورٹی ہے۔ صفائی کا کام ہے۔ پھر سب سے بڑھ کر ایم ٹی اے کہ اس نے اس دفعہ دنیا میں نئے انداز میں جلسے کو دنیا سے جوڑا ہے۔

بہر حال تمام شعبوں میں جن کے میں نے نام لیے یا نہیں لیے مردوں اور عورتوں نے بہت محنت سے اپنے فرائض سرانجام دیے۔ پس ان سب کا میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔

آئے ہوئے غیر مہمانوں نے بھی سب کارکنوں کی محنت اور خوش اخلاقی کو دیکھ کر غیر معمولی حیرت کا اظہار کیا اور یہ ایک خاموش اور عملی نمونہ ایسا تھا جو تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے جو ہمارے کارکنوں نے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے۔

شعبہ جلسہ سالانہ کو صرف میں ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ پانی جلسہ ختم ہوتے ہی فوراً بند کر دیتے ہیں اور غسل خانوں میں پانی مہیا نہیں ہوتا وہ کم از کم ان کو بارہ گھنٹے تک جاری رکھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ عمومی طور پر انتظام بہتر تھے۔

غیر جو باہر سے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے ان میں غیر مسلم بھی تھے ان کے احساسات کیا تھے۔ جلسے کے انتظام اور جلسے کو دیکھ کر کس طرح وہ متاثر ہوئے۔ اسکے چند تبصرے پیش کر دیتا ہوں، سارے تو ممکن نہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر جیالو ژاں (Djialo Jean) برکینا فاسو کے بہت معروف آئی سپیشلسٹ ہیں، میڈیکل یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور آرمی میں حاضر سروس کرنل ہیں۔ ہمارے آئی انسٹیٹیوٹ میں بھی آتے رہتے ہیں۔ انہوں نے پہلی بار شرکت کی توفیق پائی۔ کہتے ہیں میں نے پہلی دفعہ جلسے میں شرکت کی۔ سب سے پہلے جس چیز نے مجھے بہت متاثر کیا ہے ہزاروں افراد ایک مشترکہ مقصد کیلئے ایک مقام پر جمع ہیں، ایک مذہبی لیڈر کے گرد جمع ہیں۔ سب کے سب متحد ہیں، سب کا مطمحِ نظر ایک ہے۔

پھر غیر معمولی انتظامات کر لینا اور مختلف النوع لوگوں کا ایک مقام پر اکٹھے ہونا حیران کن ہے۔ میں نے ان لوگوں میں گھل مل کر دیکھا پتہ کرنے کیلئے کہ واقعی حقیقت بھی ہے کہ صرف بناوٹ ہے لیکن مجھے کسی ایک فرد کے چہرے پر بھی بیزاری نظر نہیں آئی۔

مختلف علاقوں، قوموں اور ملکوں کے متفرق شعبوں سے منسلک الگ الگ معاشرتی طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا ایک مقصد کیلئے ایک مقام پر ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جانا غیر معمولی واقعہ ہے۔ پس احمدی شاملین جلسہ اس طرح غیروں میں عملی تبلیغ بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں تقاریر کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ یہ تقاریر ہمیں تعلیم دینے، ایک مقصد اور ایک سمت مہیا کرنے میں بہت مدد دینے والی تھیں۔ خلیفۂ وقت کی تقاریر بھی میں نے سنیں۔ قرآنی آیات کی روشنی میں آپ نے تعلیمات بیان کیں اور کہتے ہیں مجھے احساس ہے کس قدر اب دنیا کو ضرورت ہے خدا تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنے کی اور اس پیغام کو سمجھنے کیلئے کسی ایسے شخص کی ضرورت ہے جو مدد بھی کرے۔ اس لیے جماعت احمدیہ میں جو خلافت کا نظام ہے وہ ایک ایسا نظام ہے جس سے دنیا سبق حاصل کر سکتی ہے۔

کہتے ہیں ایک اور بات جو میں نے دیکھی وہ احمدیوں کا خدا تعالیٰ اور اپنے امام کے ساتھ غیر معمولی وفا کا تعلق ہے۔

سب اکٹھے ہیں، سب ایک دوسرے کے ساتھ ایک وجود کی طرح ہیں اور اپنے امام پر زیادہ اعتماد کرنے والے ہیں کہ وہ ہم کو راہِ راست دکھانے والا ہے۔ کہتے ہیں اب یہ جلسہ دیکھ کے میرا تو ارادہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تو ہر سال جلسے میں شامل ہوں گا کیونکہ یہاں تین دنوں میں خدا تعالیٰ سے تعلق اور انسانیت کے متعلق باتیں ہوتی ہیں اس لیے ضروری ہے کہ میں بھی یہ باتیں سیکھوں۔

پھر امریکہ سے ایک معروف سینئر لاء پروفیسر ہیں ڈاکٹر بریٹ شارفس (Brett Scharffs) انہوں نے جلسے میں شرکت کی۔ کہتے ہیں یہاں آ کر اتنا بڑا مجمع دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور لوگوں کے درمیان تعاون کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر میں بہت سی ایسی تقریبات کا خود بھی انتظام بھی کیا ہے جہاں رجسٹریشن کی کارروائی بھی ہوتی ہے لیکن جلسہ سالانہ پر جس منظم طریق پر رجسٹریشن کے معاملات کو چند منٹ میں طے کیا جا رہا تھا ایک حیران کن منظر تھا۔ میں ابھی یہاں آ کر دفتر میں بیٹھا ہی تھا کہ چند منٹ لگے اور ہر چیز تیار ہو کر مجھے دے دی گئی۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ آنے والوں، مہمانوں کی رجسٹریشن اور دیگر ضروری کارروائی پہلے سے ہو جاتی ہے تاکہ مہمان کو کم از کم انتظار کرنا پڑے۔ رجسٹریشن کے کارکنان نے بھی ماشاء اللہ خوب حق ادا کیا۔ کہتے ہیں مہمان نوازی بہت اچھی تھی۔ اتنی ٹریفک ہونے کے باوجود والنٹیئرز جس طرح یک جہتی سے تعاون کرتے ہوئے کام کر رہے تھے ناقابل فراموش تجربہ ہے۔ غرض کہ جہاں جہاں بھی جس کارکن سے بھی واسطہ پڑا ہر ایک کی انہوں نے تعریف کی ہے۔

بیلیز (Belize) کے ایک شہر کے میئر آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی اتنے پُرامن لوگ نہیں دیکھے جو اتنے پیار کرنے والے اور پُرامن ہوں۔ میں یقین نہیں کر سکتا کہ کچھ لوگ اسلام کو دہشت گردی سے تشبیہ دیتے ہیں۔ میں نے جو روحانی ماحول یہاں دیکھا ہے اور لوگوں کا آپس میں معیار اور محبت اور حسن سلوک وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ کہتے ہیں میں تو خواہش رکھتا ہوں اگلے سال پھر جلسے پہ آؤں اور ایک میئر کی حیثیت سے نہ آؤں بلکہ ایک والنٹیئر کی حیثیت سے آؤں، اتنا مجھے انسپائر (inspire) کیا ہے والنٹیئرز نے، کام کرنے والوں نے۔ اور کہتے ہیں میں بھی ایسی شاندار جلسے کی انتظامیہ کا حصہ بننا چاہتا ہوں۔ ایسا عظیم جلسہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر کہتے ہیں یقیناً اس دنیا کا مستقبل احمدیت ہے۔

پس یہ حقیقی اسلام ہے جو جماعت پیش کرتی ہے جس سے غیر متاثر ہوتے ہیں۔

گھانا کے ایک دوست ہیں مائیکل وِلسن۔ ایک ادارہ ہے کونسل برائے سائنسی و صنعتی تحقیق جو کہ ماحولیاتی سائنس اور ٹیکنالوجی کی وزارت کے تحت ہے اسکے چیف ٹیکنالوجسٹ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان کو مختلف ممالک میں کانفرنسز میں شامل ہونے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ جلسے میں شامل ہوئے۔ جلسے سے قبل بات چیت کے دوران انہوں نے انتظامات کو دیکھ کر کہا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، اب تک جو میں نے دیکھا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ جمعہ کے روز جلسہ گاہ پہنچے تو بار بار یہ کہتے رہے کہ یہاں پر تمام رضا کاران کی commitment نے مجھے حیران کر کے رکھ دیا ہے۔ واقعی یہ خدائی جماعت ہے اور یہ تمام کام بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں ہو سکتا۔

یہاں پر بہت ہی ڈسپلن اور پیارا ماحول ہے۔ سب رضا کار پڑھے لکھے ہیں۔ بعض ان میں سے کنسلٹنٹ بھی ہیں لیکن جلسے پر کارپنٹری اور صفائی کا کام کر رہے تھے۔ اگر ان رضا کاروں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہو تو کبھی ایسا معیاری کام نہ ہو سکے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ سب کارکنان جو اس طرح خاموش تبلیغ کر رہے

ارشاد باری تعالیٰ

حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی ٭ وَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ

(سورۃ البقرۃ: 239)

اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ

طالب دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً

(سورۃ البقرۃ: 209)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم و افراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی)

ہوتے ہیں۔

پھر عالمی بیعت سے بڑے متاثر ہوئے۔ کہتے ہیں میں جلسے سے پہلے نہیں جانتا تھا کہ احمدیت کیا ہے لیکن اب میں جان گیا ہوں اور مجھے لگتا ہے کہ اب میں ہر سال آؤں گا۔ اور پھر انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ گھانا جماعت کو توجہ دلانی چاہیے کہ گھانا میں جماعت کو مزید تعارف کروانا چاہیے، ابھی بھی بہت کمی ہے۔

پھر ہیٹی (Haiti) سے مسٹر یوایل ٹیورین (Joel Turenne) جو وزارت مذہبی امور ہیٹی کے نمائندے تھے جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں میں پہلی دفعہ جلسے میں شریک ہوا۔ میرے لیے یہ تجربہ بہت ہی متاثر کن اور پُرمسرت رہا۔ انتظامات بہت ہی اچھے ہیں۔ باوجود چالیس ہزار سے زائد افراد کے اجتماع کے کسی بھی قسم کی بدنظمی نظر نہیں آئی۔ ہر شخص ایک دوسرے کے ساتھ مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ مل رہا تھا۔ ہر ایک اس کوشش میں نظر آ رہا تھا کہ مجھ سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے بلکہ ہر شخص ایک دوسرے کے آرام کا خیال رکھ رہا تھا۔ یہ بات میں نے اَور کسی مذہب یا دنیوی اجتماع میں نہیں دیکھی اور یہی جلسے کا ایک مقصد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 395)

کہتے ہیں کہ باوجود مختلف کلچر، رنگ و نسل کے ہر شخص ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مل رہا تھا جیسے ایک ہی خاندان کے افراد ہوں۔

ایک ہی قسم کا کھانا روزانہ مختلف اقوام کے لوگ ایسے کھا رہے تھے جیسے یہ کھانا ان سب کا مرغوب کھانا ہے۔ کہتے ہیں (تجسس تھا ان کو) کہ میں نے افریقہ سے آئے ہوئے ایک مہمان سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ کسی بھی معاملے میں کوئی اعتراض یا تحفظات تم لوگوں کے نہیں ہیں تو اس افریقن نے بتایا کہ یہاں جلسے میں ہم صرف اللہ کی رضا کی خاطر اور خلیفہ وقت کو دیکھنے سننے اور ملاقات کیلئے آتے ہیں اس لیے باقی سب دنیاوی چیزیں ہمارے لیے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ کہتے ہیں اس چیز نے مجھے بہت متاثر کیا۔ پھر جماعت کی انہوں نے تعریف کی ہے کہ جماعت باوجود مخالفت کے دنیا میں امن پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ احمدیوں کے درمیان کسی بھی قسم کا امتیازی سلوک نہیں ہے۔ سب برابر تھے میں نے پہلی دفعہ یہ دیکھا۔ تمام طبقات عمر کے افراد رضاکارانہ طور پر مختلف خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ٹریفک کنٹرول ہے۔ پارکنگ ہے۔ کیٹرنگ ہے۔ واٹر سپلائی ہے۔ نظم و ضبط ہے۔ ہر ایک اپنے خدمت کے جذبے سے سرشار تھا۔ کہتے ہیں میں نے تو احمدیوں میں بیشمار خوبیاں دیکھی ہیں جو آج تک مجھے کہیں اَور نظر نہیں آئیں۔

کہتے ہیں میں نے بہت سے مذہبی سکالرز کی تقاریر سنی ہیں اور دیکھا ہے اور ہر کوئی اپنے ہی بارے میں کہتا ہے کہ میری بات سنو لیکن خلیفۃ المسیح نے تو اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سنائیں اور کہا ان کو سنو اور ان کی پیروی کرو۔

کہتے ہیں یہ بات میرے لیے بڑی حیران کن تھی۔ تینوں دن یہ جلسہ گاہ میں بیٹھ کے تقاریر سنتے رہے بلکہ بہت سارے احمدیوں سے زیادہ توجہ سے سنیں اور توجہ اس لیے کہ مختلف تقریروں کے نوٹس لیتے رہے ہیں۔ اپنی ڈائری بنائی تھی، پورے نوٹس لیتے رہے اس پہ اور جہاں کوئی بات سمجھ نہیں آتی تھی وہ ساتھ والے سے پوچھتے رہتے تھے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ کہتے ہیں کہ بےشک میں احمدی نہیں ہوں لیکن اس جلسے میں شرکت کے بعد اب میں جماعت احمدیہ کا بھی وکیل ہوں اور میں جہاں بھی مسلمانوں کا ذکر ہوگا بتاؤں گا کہ اصل اور باعمل مسلمان احمدی ہی ہیں اور میں آپ کا دفاع کروں گا۔

اسی طرح لقمان حکیم سیف الدین صاحب ہیں سابق وزیر مذہب انڈونیشیا کے۔ کہتے ہیں جلسے میں شامل ہوکر بہت فخر محسوس ہوا اور آپ کا نعرہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' جو ہے اس کو میں نے لندن ایئرپورٹ سے دیکھنا شروع کیا اور جلسہ گاہ تک اور جلسے کے دنوں میں یہی کچھ دیکھتا رہا۔ ہر جگہ اعلیٰ مہمان نوازی کا مظاہرہ دیکھا۔ بھائی چارے کا بہت مضبوط رشتہ دیکھا۔ ہر طرف ایک دوسرے سے ملنے، مسکراہٹیں بکھیرنے، مبارکبادیں دینے دعائیں بانٹنے کا نظارہ میں دیکھتا رہا۔

گیمبیا سے جلسے میں شامل ہوئے وہاں کے منسٹر آف انفارمیشن لامین ایس آئی جامے صاحب کہتے ہیں میں جلسہ سالانہ 2023ء کے تمام انتظامات سے بہت متاثر ہوا۔ اس سے بھی زیادہ حیران کن وہ رضاکار تھے جو بےلوث ہوکر اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے تھے اور نظم و ضبط کو قائم رکھے ہوئے تھے۔ اتنا بڑا اجتماع اور کوئی ایک بھی واقعہ دیکھنے میں نہیں آیا جہاں دھکم پیل ہو رہی ہو یا کوئی لڑائی جھگڑا ہو رہا ہو اور سارے انتظامات احسن طریقے سے کیے گئے۔ ان میں کوئی رخنہ نظر نہیں آتا تھا۔ کہتے ہیں ایک اَور بات جو میں نے مشاہدہ کی وہ احباب جماعت کا اپنے امام سے محبت کا تعلق ہے جس کی اَور کہیں نظیر نہیں ملتی۔ کہتے ہیں میں اس بات کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آج روئے زمین پر حقیقی بھائی چارے کی جیتی جاگتی تصویر جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے جہاں سب مسکراتے چہرے کے ساتھ بغیر رنگ و نسل کی تمیز کے ایک دوسرے کے ساتھ ایسے مل رہے ہیں جیسے صدیوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔ پھر جماعت احمدیہ کی گیمبیا میں جو خدمات ہیں ان کے بارے میں انہوں نے لکھا کہ ہم بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

پھر گیمبیا سے ایبریما جی سنکارے (Ebrima G. Sankarreh) حکومت کے ترجمان ہیں۔ صدر مملکت کے مشیر برائے ڈایاسپرا (diaspora) ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ کا جو سارا انتظام تھا اس کی کامیابی کی منہ بولتی تصویر تھا۔ تمام شاملین کا نظم و ضبط، باہمی اخوت اور محبت کا جذبہ قابل دید تھا۔ تمام خطابات اور تقاریر معرفت سے پُر تھے۔ مقررین نے باہمی محبت اور پرامن معاشرہ قائم کرنے کی تلقین کی۔ اور پھر کہتے ہیں خلیفہ وقت نے جو افتتاحی اور اختتامی خطاب میں معاشرے کے کم تر اور غریب لوگوں سے حسنِ سلوک کرنے کی ہدایات دیں اس سے بھی میں بڑا متاثر ہوا۔ کہتے ہیں ذاتی طور پر مجھے معاشرے کے مختلف طبقات کے بوڑھے اور نوجوان لوگوں سے مل کر اس بات کی امید تازہ ہوئی ہے (یہ پرسنل، ذاتی طور پر ملتے بھی رہے ہیں لوگوں سے) کہ آجکل کی مشکلات کے باوجود دنیا کا مستقبل روشن ہے اور ایسے لوگ ملے ہیں جو دنیا کو تمام بنی نوع انسان کیلئے پرامن جگہ بنانے کیلئے کوشاں ہیں۔ کہتے ہیں مجھے یہ نظام دیکھ کر بھی حیرت ہوئی کہ کس طرح جماعت مختلف ممالک سے آئے ہوئے چالیس ہزار سے زائد مہمانوں کی مہمان نوازی کر رہی ہے۔ حرف آخر یہ کہ نوجوان طبقے کا جوش و ولولہ اور رضاکارانہ خدمت کا جذبہ سب سے زیادہ متاثر کن تھا۔

ان کے نظم و ضبط، اتھارٹی کی عزت اور بےلوث خدمت نے میرے ذہن پر اَن مٹ نقوش چھوڑے ہیں اور دنیا کا مستقبل روشن ہے کیونکہ ایسے نوجوان دنیا کو بہترین جگہ بنانے کیلئے کوشاں ہیں۔ پس ہمارے نوجوانوں کا جو اثر ہے یہ بھی ان غیروں پہ پڑتا ہے جو ایک خاموش تبلیغ ہے۔

لوئس کارلوس داسلوا (Luiz Carlos da Silva) اخباری نمائندہ تھے، پیٹروپولس برازیل سے آئے تھے۔ کہتے ہیں سب کچھ بہت پسند آیا۔ ایک سو اٹھارہ ملکوں کے لوگوں کا ایک جگہ بھائی چارے کے ماحول میں اکٹھا رہنا کسی دوسرے کے بس کی بات نہیں۔ لوگوں کا آپس میں عزت، اخلاق اور خوش دلی اور ہمدردی سے ملنا مجھے تو بہت اچھا لگا۔ پھر انہوں نے جلسے کے پروگراموں کی تعریف کی ہے۔ پھر مہمانوں کیلئے ٹرانسپورٹ کے انتظامات کا بھی انہوں نے کہا ہے بڑا اچھا انتظام تھا۔ کہتے ہیں غیر معمولی بات تھی۔ پھر کہتے ہیں کہ ایک بات میں کہنا چاہوں گا اتنے بڑے جلسہ میں جن ہزاروں لوگوں کو کام کرتے دیکھا ان میں کسی بھی قسم کی بناوٹ نہیں تھی۔ پھر والنٹیئرز کہ کس طرح بےلوث ہوکر خدمت کر رہے تھے بلکہ سب کو ایک جوش اور جذبے سے کام کرتے دیکھا۔

پھر سپین کے وفد میں ایک شامل تھے جو پیشے کے لحاظ سے تاریخ دان ہیں، وہ آرکیوسٹ (Archivist) بھی ہیں اور قرطبہ کی الاندلس لائبریری میں کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ کی دعوت پر میں آیا ہوں بڑا شکر گزار ہوں۔ میں نے آپ سے اسلام اور اسلامی کلچر کے متعلق بہت کچھ سیکھا ہے اور آپ لوگوں نے بڑی مہمان نوازی سے رکھا، بہت عزت دی۔ میں کبھی نہیں بھلا سکتا۔ مختلف مذاہب اور ثقافت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اتنی بڑی تعداد میں ایک ساتھ جمع ہوتے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ یقیناً یہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر ہی یہاں جمع تھے۔ کہتے ہیں جماعت احمدیہ آج کے دور میں واقعۃً عزم و ہمت اور جد و جہد کا ایک اعلیٰ نمونہ قائم کیے ہوئے ہے اور اس نمونے کو میں روزانہ اپنی روزمرہ زندگی میں اپنے سامنے رکھوں گا۔ میرے لیے بھی یہ سبق ہے۔

اٹلی کے ایک صحافی آئے ہوئے تھے مارکو رسپنٹی (Marco Respinti)۔ ایک اخبار کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے جلسے کے بارے میں پہلے بھی سنا اور پڑھا تھا مگر اس میں شرکت بالکل ایک الگ قسم کا تجربہ ہے۔ میں رضاکاران کے کام کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اَور چیز جو دیکھنے میں آئی وہ بہترین قسم کا نظم و ضبط تھا جو اتنی بڑی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت مشکل کام ہے۔ کہتے ہیں اتنے بڑے پیمانے پر نظم و ضبط اور اس صفائی کا انتظام کوئی معمولی بات نہیں مگر سب سے زیادہ اہم چیز جو مَیں نے جلسہ سالانہ میں دیکھی وہ نماز تھی۔

ہر شخص کیلئے نماز ایک خاص حیثیت کی حامل تھی۔ کہتے ہیں حالانکہ میں مسلمان نہیں ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح احمدی نماز پڑھتے ہیں یہ ہر انسان کا سب سے پہلا فرض ہے۔ مجھے وہاں ہزاروں لوگوں کی لگن اور سنجیدگی کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کہتے ہیں صحافی ہونے کے ناطے میں بہت سارے لوگوں کو ملا۔ نئے لوگوں کو، پرانے لوگوں کو، کئی واقف بھی مجھے مل گئے اور پھر مجھے جماعت احمدیہ کی تاریخ کے بارے میں بھی بہت کچھ پتہ لگا۔

سینیگال کے کولڈا ریجن کے گورنر سیر انداؤ صاحب بھی شامل ہوئے۔ کہتے ہیں میں جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہوا پوری دیانتداری سے یہ ایک بات کہہ رہا ہوں کہ جو نظم و ضبط میں نے جلسے پر دیکھا ہے وہ آج سے پہلے کبھی نہیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔''

(سنن ابن ماجہ)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔''

(سنن سعید بن منصور)

طالب دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

دیکھا۔ احمدیوں کا خلیفۃ المسیح سے ایسا پیار ہے جو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

میں نے بطور گورنر بہت سفر کیا ہے لیکن ایسے پیار کی نظیر کبھی نہیں دیکھی۔ کہتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس پڑھے وہ بھی میرے دل میں گھر کر گئے ہیں۔ میرے دل پر ان کا بڑا اثر ہوا ہے۔ کہتے ہیں اس جلسے میں جو خاص بات میں نے دیکھی ہے وہ قربانی کا جذبہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی مقصد بتایا تھا کہ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کرو۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 395) جو انہوں نے دیکھا۔ کہتے ہیں ہر شخص دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دیتا ہے۔ کہتے ہیں میں نے زمانہ طالبعلمی میں خلافت کے بارے میں سنا تھا لیکن حقیقی اور سچی خلافت کا مشاہدہ صرف جماعت احمدیہ میں ہی کیا ہے۔ تمام امت مسلمہ اگر جماعت احمدیہ کی پیروی کرے تو یقیناً مسلمان کامیاب ہوجائیں گے۔

کولمبیا کے ایک مہمان تھے، روزو ویلنشیا (Rozo Valencia) صاحب کہتے ہیں میں یہاں کا پُرامن ماحول، بھائی چارہ، محبت، خلیفہ وقت کے پُرمعارف خطابات اور افراد جماعت کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ جلسہ سالانہ میں جو کچھ میں نے دیکھا اس سے مجھے امید اور حوصلہ ملتا ہے کہ ہمیں یقین کرنا چاہیے کہ مشکل وقت کے باوجود حالات بہتر ہوسکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ خلیفہ کے پیغام میری روح تک پہنچتے ہیں کیونکہ امن ایک انتہا بلکہ بہتر زندگی کا ذریعہ بھی ہے۔ پھر رضا کاروں کی انہوں نے بڑی تعریف کی ہے۔ حیرت انگیز انتظام تھا۔ مہمان نوازی حیرت انگیز طور پہ کی۔ کہتے ہیں مسکراہٹ ہر جگہ مجھے نظر آئی۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ کی رضا کارانہ خدمات دنیا کیلئے ایک نمونہ اور متلاشیان خدا کیلئے محبت کا سبق ہے۔

پھر ارجنٹائن کے یوکے میں مقرر سفیر خاویئر فگرووا (Javier Figueroa) نے جلسے کے پہلے دن شرکت کی۔ جلسے کے انتظام اور ماحول سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے بعد میں ارجنٹائن اور آس پاس کے لیٹن امریکن (Latin American) ممالک کے وفود جنہوں نے جلسے میں شرکت کی تھی ان سب کو باقاعدہ ایک تقریب کیلئے اپنے سفارت خانے میں دعوت دی تاکہ دوسرے ممالک کے سفراء اور ان کے اپنے سفارت خانے میں متعین ڈپلومیٹس کو بھی جلسے کے انعقاد سے متعارف کرایا جائے۔ یہ جماعت کی تعلیمات اور بالخصوص عملی کردار سے بہت متاثر ہوئے اور خود ہی اس خواہش کا اظہار کیا کہ یہ بھرپور معاونت کیلئے تیار ہیں اور بالخصوص سیاسی طبقہ اور ڈپلومیٹس کو بھی جماعت کا تعارف کروانے کی کوشش کریں گے۔

چلی (Chile) سے تین افراد آئے ہوئے تھے، یہ ایک عیسائی تنظیم کے لوگ ہیں۔ ان میں سے ڈاکٹر نیسٹر سوتو (Nestor Soto) عیسائی پریسٹ ہیں، تھیالوجین (Theologian) بھی ہیں۔ ایک عیسائی تنظیم کے چلی میں بانی ہیں۔ کہتے ہیں جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ جماعت کا اتحاد اور باہمی محبت ہے۔

کہنے لگے میں چالیس سال سے دنیا بھر میں مختلف عیسائی تقریبات میں شرکت کر رہا ہوں لیکن جماعت احمدیہ کے جلسے جیسی اس قدر وسیع تقریب اور وہ بھی جو صرف رضا کارانہ کارکنان پر مشتمل ہو میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ بڑے اثر ورسوخ والے آدمی ہیں۔ امریکہ کے پریذیڈنٹ اور امریکہ کی حکومت کے ساتھ بھی ان کے رابطے ہیں اور وہاں بھی یہ دنیا کے مذہبی لوگوں کو اکٹھا کر کے مذہبی میٹنگز منعقد کرواتے ہیں۔ کہنے لگے کہ ان کے خیال میں ہماری جماعت کے جلسہ کی کامیابی کا راز ہماری یکجہتی ہے جو کہ خلیفہ وقت کے وجود کے ذریعہ سے قائم ہے۔

(اور خلافت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے)۔ موصوف نے کہا کہ ان کی رائے میں یہ ایک معجزہ ہی ہے کہ جماعت کے قیام کو ایک سو تیس سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اور ابھی تک ہم میں بڑے باہمی تفرقے اور فرقہ بازیاں وقوع میں نہیں آئیں۔ کہنے لگے کہ ہمارے اونجلیکل (Evangelical) عیسائی تنظیموں اور اسی طرح دیگر اسلامی تنظیموں میں سب سے بڑی کمزوری ہی لیڈر شپ کے حصول کیلئے باہمی جھگڑے اور اختلافات ہیں۔ کہنے لگے اسکے برعکس آپ کے جلسے کے انتظام اور تقریبات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی جماعت ایک جسم کی طرح ہے۔ خلیفہ وقت اس جسم کا سر اور دماغ ہے اور باقی جماعت ایک جسم کے اعضاء کے مترادف ہیں جو دماغ کے سگنل اور اشارے کے تحت حرکت کر رہے ہیں۔ پس خلافت کی اس اہمیت کا اندازہ یہ غیر بھی لگاتے ہیں۔

سپین سے ایک زیر تبلیغ دوست ایلوئے پیریز (Eloy Perez) صاحب کہتے ہیں: اس جلسے میں میرے ساتھ بادشاہ سے بہتر سلوک کیا گیا۔ بہت خیال رکھا گیا۔ ہر وقت گھر کا ماحول محسوس کیا۔ جماعت احمدیہ کے رضا کاروں کا چالیس ہزار سے زیادہ لوگوں کی خدمت کرنا ایک معجزہ ہے۔ تصویری نمائشوں میں شرکت کے دوران میں نے احمدی کمیونٹی کے بارے میں بہت کچھ سیکھا۔ یہ متحرک اور زندہ تاریخ کا ایک حصہ تھا۔ تقریب کے دوران میں نے بھائی چارے کے ماحول کو محسوس کیا۔ کہتے ہیں آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ میں اللہ سے جڑا ہوں حالانکہ میں مسلمان نہیں ہوں لیکن اللہ مختلف مذاہب میں مشترک ہے۔ بلاشبہ اللہ آپ کے ساتھ اور تمام احمدیوں کے ساتھ جلسے کے دوران نظر آیا اور اتوار کو احمدی برادری کو اپنے ایمان کی تجدید کرتے ہوئے دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا۔ ان میں سے اکثر جذبات اور خوشی سے رو رہے تھے۔ مجھے وہ تقریریں پسند ہیں جو کی گئی تھیں جہاں میں اپنے ساتھ وہی مخصوص پیغامات لے کر گیا تھا جیسے ہمدردی کے بغیر مذہب مذہب نہیں ہے۔ جو مسلمان بنی نوع انسان پر رحم نہیں کرتا وہ مسلمان یا اللہ کا پیروکار نہیں ہے۔ مسجد میں امیر اور غریب میں کوئی فرق نہیں ہے۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ جو چیز مجھے سب سے زیادہ پسند آئی وہ (پھر مجھے لکھا ہے انہوں نے کہ) آپ سے ذاتی طور پر ملنا ہے اور پھر انہوں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ میری ٹی شرٹ پر دستخط بھی کر دیں پھر دستخط کروا کے لے گئے۔

کینیڈا سے Kyle Seeback ایک ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ میں آنا میرے لیے ایک شاندار بات تھی جہاں اپنے مذہب کے ساتھ وفاداری اور والنٹیئر ازم کا سبق ملتا ہے۔ پھر جو جماعت احمدیہ پر ظلم ہو رہے ہیں اسکے بارے میں کہا کہ سب دنیا کو اسکے خلاف کھڑا ہونا چاہیے اور احمدی برادری کی مدد کرنی چاہیے، احمدی وکلاء کی مدد کرنی چاہیے۔ احمدیہ مساجد کو مسمار کیا جا رہا ہے اس بارے میں ہمیں آواز اٹھانی چاہیے۔ اس کے بعد ایک ڈائری لے کے آئے تھے کہ باتوں کے نوٹس لوں گا لیکن کہتے ہیں باتیں سننے میں ہی میں اتنا محو ہو گیا کہ مجھے نوٹس لینے یاد نہیں رہے۔

کینیڈا سے انڈجنس قوم کی وائس چیف Aly Bear خاتون ہیں، کہتی ہیں یہ میرے لیے بہت خوش کن بات تھی کہ میں اس سال اپنے کئی اَور انڈجنس راہنماؤں کے ساتھ جلسے پر آئی۔ میرے لیے عالمی بیعت کی تقریب بہت جذباتی موقع تھا۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی ایسی تقریب نہیں دیکھی جو ہر انسان کو ایک دوسرے کے قریب کر دیتی ہے۔ سب لوگ جذباتی تھے اور میں بھی جذبات سے رو رہی تھی۔

عالمی بیعت کا طریق ہماری عبادت سے ملتا جلتا ہے لیکن میں نے اپنی عبادت میں کبھی ایسی روحانیت نہیں محسوس کی تھی جیسے میں نے عالمی بیعت کے دوران کی تھی۔

میں اپنے ساتھ محبت اور امن کا پیغام لے کر واپس جا رہی ہوں اور کہتی ہیں اپنی قوم کو آپ کا پیغام ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' پہنچاؤں گی اور یہاں آنا میرے لیے بڑی قابل عزت اور قابل فخر بات ہے۔

ہنڈورس (Honduras) سے ایک خاتون ٹی وی اینکر کہتی ہیں کہ میں نے خلیفہ وقت کے خطابات کو غور سے سنا، جلسے میں شامل ہوا، مقررین کی تقریریں سنیں۔ میں اپنے آپ کو بڑی خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ ایسا عظیم موقع مجھے ملا۔ بہت سارے لوگوں سے ملنے کا مجھے موقع ملا اور ان میں بے لوث خدمات کا جذبہ دیکھا، عاجزی دیکھی۔ ایسا منظم انتظام دیکھا کہ میں نے آج تک کہیں نہیں دیکھا۔ جو میر الجنہ کا خطاب تھا اس کے بعد انہوں نے کہا کہ ہنڈورس میں ہم سب کو ضرورت ہے۔ عورتوں کے حقوق کے بارے میں کہا کہ میں الگ سے ایک ویڈیو بھی اس بارے میں بناؤں گی تاکہ لوگوں کو آسانی سے باتیں سمجھ بھی آجائیں۔

ترکی سے پرنٹنگ پریس کے کچھ مالکان آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے ہماری مختلف کتب اور لٹریچر شائع کیا ہے۔ قرآن کریم بھی بڑا خوبصورت وہاں سے شائع ہوا ہے، آپ نے بک سٹال پہ دیکھا ہی ہوگا۔ یہ پریس والے مالکان آئے ہوئے تھے۔ ان کے ڈائریکٹر کہتے ہیں: اتنے بڑے اجتماع کو جس خوش اسلوبی سے اتنے خراب موسم کے ہوتے ہوئے آپ لوگوں نے بغیر کسی میجر پرابلم کے آرگنائز کیا وہ میرے لیے بہت حیران کن ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں ایک چیز جو میں نے عجیب دیکھی (یہ بھی غیروں پر اثر ڈالتی ہے تبلیغ کا اثر ہے) کہتے ہیں اتنے بڑے اجتماع میں میں نے کسی کو سگریٹ پیتے نہیں دیکھا اور ڈیوٹی پر مامور کارکنان کی جس طرح فرمانبرداری اور منظم طریق پر لوگ حکم مان رہے تھے یہ بھی ایک عجیب نظارہ تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کا، کارکنان کا، لڑکوں کا، نوجوانوں کا حکم لوگ مان رہے تھے۔

ایک اَور ڈائریکٹر ہیں دوسری کمپنی کے۔ کہتے ہیں کہ مجھے جماعت کی اتنی وسعت کا اندازہ نہیں تھا۔ کہتے ہیں نمائش کے دوران جب انہوں نے شہداء کی گیلری دیکھی تو shock ہوئے کہ اس زمانے میں بھی اتنی بربریت اسلام کے نام پر اور وہ بھی ایک مسلمان ملک میں ہو رہی ہے۔ دونوں باپ بیٹا آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہم بوجہ انتہائی اہم بزنس میٹنگ کے جو جلسہ سالانہ کے دوران ہونی تھی تو ہمارا آنے کا پروگرام نہیں تھا لیکن کسی وجہ سے میٹنگ کینسل ہوگئی اور ہمارا جلسے پر آنے کا پروگرام بن گیا اور یہ ہمارا ایسا بڑا اچھا پروگرام ہوا کیونکہ یہ ناقابل فراموش تجربہ ہے۔

لٹویا (LLatvia) سے جلسے پر آئی ایک سوشل ورکر صاحبہ لکھتی ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی تھی لیکن جلسے کے دوران مجھے اسلام احمدیت کے بارے میں بہت کچھ جاننے کو ملا۔ میں واپس جا کر قرآن شریف کا مطالعہ کروں گی اور اسلام کے بارے میں اپنے علم کو وسیع کرنے کی کوشش کروں گی۔ جلسہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسے اپنے نفس سے کرتے ہو''

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 74)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفّاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔''

(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 188)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سالانہ کا ماحول بڑا پرسکون اور پاکیزہ تھا۔ ہر چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ تمام کارکنوں نے ہمارا بھرپور خیال رکھا۔ کہتی ہیں جلسہ سالانہ کی مہمان نوازی اور حسن سلوک کے بارے میں تاثرات سے میرا دل بھرا ہوا ہے مگر زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔

ٹی وی پہ بیٹھے ہوئے جو لوگ دنیا میں سن رہے تھے ان کے بھی تاثرات بعضوں کے آئے ہیں۔

کانگو برازاویل سے ہمارے مبلغ نے لکھا ہے کہ ایک عیسائی دوست مسٹر کرائسٹ کو جلسہ میں مدعو کیا گیا۔ اختتامی خطاب سننے کے بعد کہنے لگے کہ اگر دنیا کی ہر گورنمنٹ اس تعلیم پر عمل کرے تو دنیا سے غربت اگر ختم نہ بھی ہو تو کم از کم کوئی شخص رات کو بھوکا نہیں سوئے گا۔ کہتے ہیں جس طرح خلفائے اسلام کو اپنی رعایا کا خیال تھا اگر ہمارے لیڈر اس طرح اپنی رعایا کا خیال کرنے لگ جائیں تو ہماری دنیا جنت بن جائے۔ کہتے ہیں یہ تقریر سن کے میرے دل کو بڑا سکون ملا ہے۔ کہتے ہیں کہ جس طرح ہمارے خلیفہ نے اسلام کی تعلیم پیش کی ہے دل کو سکون مل گیا۔ پھر کہنے لگے مَیں نے ہمارا خلیفہ کے الفاظ اس لیے استعمال کیے ہیں کیونکہ آج سے میں بھی آپ کے ساتھ ہوں اور یہ میرے بھی خلیفہ ہیں۔

لٹویا سے جلسہ میں شامل ہونے والی ایک سوشل ورکر خاتون Egija Uzane صاحبہ کہتی ہیں جب سے ہم یہاں آئے ہیں بڑے خوبصورت اور پُرامن ماحول میں رہ رہے ہیں۔ ہر چہرہ مسکراتا ہوا نظر آتا ہے۔ عجیب قسم کا پُرسکون ماحول ہے۔ مجھے تو یہ فکر ہو رہی ہے کہ جب واپس اپنے ماحول میں جاؤں گی تو وہی پرانی حالت لوٹ آئے گی جہاں ٹینشن کا ماحول ہوتا ہے اور لوگ ایک دوسرے کو گھور رہے ہوتے ہیں۔

آئس لینڈ سے ایک فیملی فیڈریشن فار ورلڈ پیس کے مشنری پول ہرمن (Paul Herman) کہتے ہیں میرا جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا تجربہ شروع سے لے کر آخر تک بہت عمدہ تھا۔ تمام افراد جماعت جن سے میری ملاقات ہوئی نرم دل، شائستہ، دوسروں کا خیال رکھنے والے، خدمت کیلئے ہر دم تیار تھے۔ رہائش کا بہت عمدہ انتظام تھا اور یہ سب کچھ تین یادگار دنوں کا اہم حصہ تھا اور اتنی بڑی تعداد کی حاضری کو مدنظر رکھتے ہوئے انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک کارکنان اس قدر تجربہ کار تھے کہ جتنا بھی ان پر پریشر پڑتا انہوں نے گھبرانا نہیں تھا۔ پھر کہتے ہیں شاملین جلسہ کا تعاون بھی عمدہ انتظام کا حصہ تھا۔ مجھے یقین ہے کہ افراد جماعت کے اعلیٰ اخلاق کا عکس ہے جو انہوں نے اتنی اچھی تیاری کی ہے۔ یہ سارا کچھ ہے اور اس کے علاوہ یہ لوگ اپنی تعلیم پر بھی عمل کر رہے ہیں۔ پس یہ اثر جو ہے مہمانوں اور میزبانوں کا جو دوسروں پر بڑا پڑتا ہے۔ تقاریر کے ترجمہ کے بارے میں کہا کہ بعض دفعہ مجھے ترجمہ سمجھنے میں دقت پیش آتی تھی لیکن بہرحال جو سمجھ سکتا تھا میں نے اسے بہت enjoy کیا۔

ہالینڈ کے ایک وکیل ہیں انہوں نے بھی اسی طرح اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔

پھر پیئر عمانوایل (Pierre Emmanuel) ہیٹی کے جوڈیشری پولیس کے نمائندہ ہیں۔ کہتے ہیں احمدیہ مسلم جماعت انٹرنیشنل کے جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کر کے ان مہمانوں میں سے ایک ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ ایک عیسائی کے طور پر اس جلسے میں شامل ہو کر مجھے نہ صرف اسلام بلکہ مذہب کے بارے میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ مختلف عقائد، ثقافت، زبان اور منظر سے تعلق رکھنے والے لوگ جن کے رسم و رواج بھی مختلف تھے کس طرح ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ یہ عجیب نظارہ تھا، یقیناً قابل تحسین اور تقلید ہے۔

کہتے ہیں میں نے جلسہ میں شمولیت کے بعد بہت سوچا کہ اگر احمدیوں کے دلوں میں جو وفاداری اور اپنے مذہب کے احکام و فرائض کا احترام ہے کیا ان کے دلوں میں منافقت تو نہیں؟ تجسس پیدا ہوا تو میرے دل نے کہا کہ احمدیوں کے درمیان بھائیوں جیسی ہم آہنگی لفظ منافقت کو گویا ان کی لغت سے ختم کر دیتی ہے۔ پس یہ تاثرات جو ہیں ہر احمدی کیلئے اپنے ایمان کی حفاظت کرنے والے بھی ہونے چاہئیں۔ کہتے ہیں میں جب اپنے ملک واپس جاؤں گا تو محبت، امن، ایک دوسرے کا احساس، ایمان، اطاعت اور صلہ رحمی کا پیغام لے کر جاؤں گا جو مجھے ان تین ناقابل فراموش دنوں میں ملا ہے۔

پھر ایک نومبائع ہیں آسٹریلیا سے بلال قودن صاحب۔ کہتے ہیں ہمیشہ یہ احساس میرے ساتھ رہے گا۔ حیرت انگیز دن تھے اور نظم و ضبط کا مظاہرہ اور محبت اور بھائی چارہ میں کبھی بھلا نہیں سکتا۔ کہتے ہیں عالمی بیعت میں بھی شامل ہونا میرے لیے ایک نیا تجربہ تھا۔ اسی سے میری روحانیت میں اضافہ ہوا اور ایک تسلی ملی۔

مایوٹ آئی لینڈ سے یونس صاحب شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں جلسہ میں پہلی دفعہ داخل ہوا تو میرے دل پہ ایسا زور پڑا جیسے کسی خاص طاقت کا میرے پر نزول ہوا ہے۔ جلسے کا نظارہ دیکھ کر میں دنگ رہ گیا۔ کہتے ہیں جلسے کے بارہ میں سنا تو ہوا تھا؛ شامل ہو کر تو بالکل ایک اَور ہی نظارہ تھا۔

پھر جلسے کا انتظام سن کر بیعتیں بھی ہوئیں۔

128 واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

گنی بساؤ میں ایک شخص نے جلسے کا انتظام دیکھ کر بیعت کی۔ تنزانیہ سے امیر صاحب نے لکھا ہے کہ وہاں بھی ایم ٹی اے پر شامل ہوئے اور بیعت کی۔ موسیٰ صاحب کی شادی 1970ء میں غیر از جماعت خاتون سے ہوئی تھی اور ان کی کوشش تھی، دعا بھی کر رہے تھے کہ اہلیہ اسلام احمدیت قبول کر لے لیکن خاتون نہیں مان رہی تھی۔ اس سال جلسہ کے دوران وہ فیملی ایم ٹی اے پر جلسہ دیکھ رہی تھی۔ ان کی اہلیہ بھی ساتھ دیکھنے شامل ہوئیں، عالمی بیعت میں بھی شامل ہوئیں۔ عالمی بیعت کے بعد انہوں نے کہا کہ اس جلسہ نے مجھ پر ایک خاص قسم کا اثر کیا ہے اور خلیفۃ المسیح کے خطابات نے میرے اندر ایک عجیب سی تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ میں نے عالمی بیعت سے پہلے سے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب میں احمدیت میں شامل ہو جاؤں گی چنانچہ اس طرح جلسے کی برکات سے ان کی اہلیہ بھی احمدیت میں شامل ہو گئیں۔ اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں جو جلسے کے بعد موصول ہوئے اور اب بھی موصول ہوتے رہیں گے۔ جلسے کی کارروائی سن کے جنہوں نے بیعت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں نے کہا بیشمار تبصرے ہیں اور اظہار خیال آئے ہیں۔ بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس جلسے کے ایسے نتائج ہوں جو احمدیوں کی زندگیوں کو بھی ہمیشہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والے ہوں۔ ان کے ایمان اور ایقان میں اضافہ ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور غیروں پر بھی ایسے اثرات ہوں جو صرف وقتی نہ ہوں بلکہ مستقل ان کی آنکھیں کھولنے والے ہوں اور وہ اسلام کی تعلیم کو ہی اپنی اور دنیا کی نجات کا ذریعہ سمجھنے والے ہوں۔

میڈیا کے ذریعے سے بھی جلسے کی کارروائی دیکھی اور سنی گئی جس سے اس مرتبہ بھی کافی وسیع طور پر تعارف ہوا۔ افریقہ کے براعظم میں چوبیس چینلز نے تقاریر دکھائیں میری تقاریر خاص طور پر ساری دکھائیں۔ کئی ملک اس میں شامل ہیں اور چالیس ملین سے زائد افراد تک لوگوں نے اس کو سنا۔ صحافیوں اور میڈیا سینٹر تیار کیا گیا تھا ان میں تیئس میڈیا ڈائریکٹرز اور صحافی شامل ہوئے اور روزانہ کی بنیاد پر رپورٹس تیار کرتے رہے۔ اس طرح کُل 72 نیوز رپورٹس تیار کی گئیں جو تقریباً پچاس ملین لوگوں تک پہنچیں۔

اکتالیس ویب سائٹس سے خبریں نشر ہوئیں اور ان ویب سائٹس کو پڑھنے والوں کی تعداد بھی انیس ملین بتائی جاتی ہے۔ جلسہ کے متعلق اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین کی تعداد پندرہ ہے۔ ان کو پڑھنے والوں کی تعداد بھی پانچ ملین بتائی جاتی ہے۔ مختلف ٹی وی چینل کے حوالہ سے چودہ خبریں نشر ہوئیں۔ انہیں دیکھنے والوں کی تعداد بھی بیس ملین بتائی جاتی ہے۔ ریڈیو سٹیشنز پر سینتیس (37) خبریں نشر ہوئیں۔ گذشتہ سال تینتیس (33) تھی اس سال سینتیس (37) ہوئی اور آٹھ ملین سننے والوں کی تعداد ہے اور اپنے خیالات کا اظہار بھی لوگوں نے کیا اور بیس لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔

بیشمار ٹی وی چینلز ہیں۔ اس میں بی بی سی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یوکے کے بہت سارے دوسرے نیوز کے چینلز شامل ہیں۔ دنیا کے اَور بہت سے دوسرے ملکوں کے چینلز شامل ہیں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کی خبریں پہنچی ہیں، جماعت کا تعارف ہوا، اسلام کا تعارف ہوا اور ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے اس جلسے کو بابرکت فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عاجز اور شکرگزار بندہ بنتے ہوئے ہمیشہ اپنی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور ہمیشہ ہم جماعت سے ایک خاص اور پختہ تعلق رکھنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

لونڈیوں کا مخصوص مسئلہ

اب ہم ایک لفظ لونڈیوں یعنی غلام عورتوں کے متعلق کہہ کر غلامی کی بحث کو ختم کرتے ہیں۔ یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی عام اجازت دے کر نعوذ باللہ اپنے متبعین کیلئے تعیش کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اس کے متعلق ہم سب سے پہلے اصولی طور پر یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اسلام میں مرد وعورت کے مخصوص تعلق کی غرض وغایت کیا رکھی گئی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کے اعمال کو جج کرنے اور ان کے پیچھے جونیتیں مخفی تھیں ان کا پتہ لگانے کیلئے سب سے زیادہ صحیح ذریعہ یہ ہے کہ یہ دیکھا جاوے کہ جس مذہب کے احکام کی تعمیل میں آپؐ اور آپؐ کے صحابہ یہ اعمال بجالاتے اور ان کی اجازت دیتے تھے وہ اس قسم کے اعمال کا حکم کس غرض وغایت کے ماتحت دیتا ہے۔ سو ہم قرآن شریف میں دیکھتے ہیں کہ نکاح کی اغراض میں سے جو غرض مرد وعورت کے مخصوص تعلق کے ضمن میں بیان کی گئی ہے اسکے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

أُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ

یعنی ’’اے مسلمانو! فلاں فلاں قریبی رشتہ دار عورتوں کو چھوڑ کر باقی سب عورتیں تمہارے لئے حلال اور جائز کی جاتی ہیں یہ کہ تم اپنے اموال میں سے ان کے مہر مقرر کر کے ان کے ساتھ نکاح کرو۔ مگر تمہارے نکاح کی غرض یہ ہونی چاہئے کہ تم اس کے ذریعہ اپنے آپ کو بدیوں اور بیماریوں سے محفوظ کرلو اور یہ غرض ہرگز نہیں ہونی چاہئے کہ تم شہوت رانی کا طریق اختیار کرو۔‘‘

اس تعلیم کا صحابہ کرام کی طبیعت پر اس قدر گہرا اثر تھا کہ اس انسان کی طرح جو ایک بات سے متأثر ہو کر اس کے انتہائی نقطہ کی طرف جھک جاتا ہے صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عورتوں سے بالکل ہی مجتنب ہوجانے کی اجازت چاہتے تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو فطرت صحیحہ کے مالک تھے اور اسلامی تعلیم کی اصل غرض وغایت کو سمجھتے ہوئے اپنے متبعین کو افراط وتفریط کی راہوں سے بچا کر اعتدال کے مقام پر قائم رکھنا چاہتے تھے انہیں اس طریق سے باز رکھتے تھے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَاصٍ يَقُوْلُ رَدَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا

یعنی ’’سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ عثمان بن مظعون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عورتوں سے بالکل ہی علیحدہ ہوجانے کی اجازت چاہی مگر آپؐ نے اسکی اجازت نہیں دی اور اگر آپؐ اجازت دے دیتے تو ہم لوگ تیار تھے کہ اپنے آپ کو گویا بالکل خصی ہی کر لیتے۔‘‘

ان حالات میں تعیش وغیرہ کا سوال تو بالکل خارج از بحث ہے اور اس قسم کی بدظنی وہی شخص کر سکتا ہے جو یا تو اسلامی تعلیم اور اسلامی تاریخ سے قطعی طور پر ناواقف ہو اور یا وہ خود اس گند میں اس حد تک مبتلا ہو کہ اسے دوسروں کے اعمال میں بھی اس گندی نیت کے سوا کوئی اور نیت نظر نہ آتی ہو۔ مگر بہرحال یہ سوال قابل جواب ہے کہ لونڈیوں کے متعلق اسلامی تعلیم کیا ہے؟ سو اسکے متعلق سب سے پہلے تو یہ جاننا چاہئے کہ غلامی کے عام احکام میں غلام اور لونڈی کے معاملہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یعنی جو حقوق غلاموں کے ہیں وہی لونڈیوں کے بھی ہیں۔ البتہ یہ فرق ضرور ہے کہ لونڈیوں کو اچھی تعلیم وتربیت دینے اور انہیں آزاد کر کے اپنے عقد میں لے لینے کے بارے میں اسلام نے زیادہ تاکیدی سفارش کی ہے۔ اور جب تک لونڈیاں غلامی کی حالت میں رہیں اس وقت تک ان کیلئے بھی یہ پسند کیا گیا ہے کہ آزاد لوگ ان کے ساتھ رشتے کریں تا کہ اس رشتہ دارانہ اختلاط کے نتیجے میں غلاموں کے تمدن ومعاشرت میں جلد تر اصلاح پیدا ہوسکے اور اسی غرض وغایت کے ماتحت لونڈیوں کا معاملہ تعداد ازدواج کی انتہائی حد بندی سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے تا کہ غلاموں اور لونڈیوں کے تمدن ومعاشرت میں اصلاح کے موقعے زیادہ سے زیادہ تعداد میں کھلے رہیں اور وہ جلد تر آزاد کئے جانے کے قابل ہوجائیں۔ اس کے متعلق بعض قرآنی آیات اوپر والے مضمون میں درج کی جاچکی ہیں اس جگہ ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

یہ سوال کہ آیا لونڈیوں کے ساتھ باقاعدہ رسمی نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ اوّل جبکہ کسی لونڈی اور غلام کے آپس کے رشتہ کا سوال ہو۔ دوم جبکہ کسی لونڈی اور ایسے آزاد مرد کے رشتہ کا سوال ہو جو اس کا مالک وآقا نہیں ہے۔ سوم جبکہ کسی غلام اور آزاد عورت کے رشتہ کا سوال ہو۔ چہارم جبکہ کسی لونڈی اور اس کے اپنے آقا ومالک کے رشتہ کا سوال ہو۔ ان چاروں امکانی صورتوں میں سے پہلی تین صورتوں میں مسلمہ طور پر رسمی نکاح ضروری سمجھا گیا ہے اور اسکے بغیر رشتہ قائم نہیں ہوسکتا، لیکن چوتھی صورت میں اکثر علماء آقا اور لونڈی کے رشتے کے معاملہ میں رسمی نکاح کی ضرورت نہیں سمجھتے اور ان کی دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ آقا کو لونڈی پر حق ملکیت حاصل ہوتا ہے اس لئے قانونی رنگ میں یہی حق نکاح کا قائم مقام سمجھا جانا چاہئے اور کسی الگ رسمی نکاح کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ اخلاقی اور تمدنی اور نسلی حفاظت جو رسمی نکاح میں ملحوظ ہے وہ اس رشتہ میں بھی جو حق ملکیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اسی طرح حاصل ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

قیدی عورتوں کا سوال

اس جگہ یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ اسلام نے ان عورتوں کے متعلق بھی جو کفار کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف جنگ میں حصہ لیں اور بطور قیدی کے پکڑی جائیں اس قسم کا ایک استثنائی انتظام جاری کیا ہے جس کے ماتحت ان قیدی عورتوں کے ساتھ جن کے مرد انہیں فدیہ دے کر چھڑانے کیلئے جلد نہ پہنچ جائیں یا جو قید ہونے پر خود مکاتبت کے طریق پر آزاد کئے جانے کا مطالبہ نہ کریں، مسلمانوں کا رشتہ نکاح قائم ہوسکتا ہے۔ اور اس انتظام کی غرض وغایت اسلام نے یہ رکھی کہ تا قیدی عورتوں اور اس کی وجہ سے ان کے قید کرنے والوں کے اخلاق خراب ہونے سے محفوظ رہیں اور سوسائٹی میں بدی اور بدکاری پھیلنے نہ پائے۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ عموماً جب کبھی بھی کسی قوم کو کوئی بڑی جنگ پیش آئی ہے تو اس کے بعد اس قوم میں عموماً زنا اور بدکاری کا مرض پھیل گیا ہے۔ کیونکہ اول تو جنگ میں عموماً عورتوں کی تعداد زیادہ ہوجاتی ہے۔ دوسرے جنگ کے مصائب کی وجہ سے مردوں کے اعصاب پر ایسا اثر پڑتا ہے کہ جس کی وجہ سے ان میں عموماً ضبطِ نفس کا مادہ کمزور ہوجاتا ہے۔ پس چونکہ اسلام انفرادی اور قومی اخلاق کی حفاظت کے سوال کو باقی تمام تمدنی اور معاشرتی امور پر ترجیح دیتا ہے، اس لئے ضروری تھا کہ اس قسم کے حالات کیلئے کوئی خاص احتیاطی احکام جاری کئے جاتے۔ چنانچہ ایسا کیا گیا کہ ایک طرف تو تعدّد ازدواج کی استثنائی اجازت دے دی گئی اور دوسری طرف ان عورتوں کے متعلق جو ایسے جنگوں میں قید ہو کر آئیں جن میں کوئی قوم مسلمانوں کے مذہب کو برباد کرنے کیلئے ان پر حملہ آور ہوئی ہو یہ حکم دیا گیا کہ اگر ان کے مرد ان کے ساتھ قید نہ ہوں اور نہ ہی وہ انہیں چھڑانے کیلئے جلد پہنچیں اور نہ ہی یہ قیدی عورتیں خود مکاتبت کے طریق پر آزاد کئے جانے کا مطالبہ کریں تو ان کے ساتھ مسلمانوں کو استثنائی طور پر رشتہ قائم کرنے کی اجازت ہے تا کہ نہ تو ان قیدی عورتوں کے اخلاق خراب ہوں اور نہ ان کی وجہ سے مسلمانوں کی سوسائٹی میں بدکاری رونما ہونے پائے اور اس انتظام میں نسلی اختلاط واشتباہ سے بچانے کیلئے یہ شرط لگا دی گئی کہ قیدی عورتوں کے ساتھ اس اطمینان کے بعد رشتہ ہونا چاہئے کہ وہ حاملہ نہیں ہیں۔ یہ سسٹم شاید جدید تہذیب وتمدن کے دل دادگان کو اچنبھا نظر آئے گا، لیکن اگر ان حالات کو مدنظر رکھا جاوے جن کیلئے یہ انتظام مقصود ہے تو کم از کم وہ لوگ جو انفرادی اور قومی اخلاق کی حفاظت کے خیال پر دوسرے خیالات کو قربان کرنا جانتے ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ان حالات کے ماتحت جن میں یہ انتظام جاری کیا گیا تھا۔ یہ ایک بہت دانشمندانہ انتظام تھا جو بنی نوع انسان کی حقیقی بہتری کیلئے استثنائی حالات میں ضروری سمجھا گیا۔ علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب مکاتبت کا دروازہ ہر قیدی عورت کیلئے کھلا ہے تو جو عورت اس سے فائدہ نہیں اٹھاتی اسکے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے سابقہ رشتوں کو قطع کر کے اسلامی سوسائٹی کا جزو بننا چاہتی ہے۔ پس اس حالت میں اسکے ساتھ کسی مسلمان کا رشتہ قائم ہونا قابل اعتراض نہیں ہوسکتا۔

یہ سوال ہوسکتا ہے کہ عورتوں کو جنگوں میں پکڑا ہی کیوں جاتا تھا کہ اس قسم کے خطرات پیدا ہوتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس زمانہ میں عرب میں یہ عام دستور تھا کہ عورتیں بھی کثرت کے ساتھ جنگ میں شریک ہوتی تھیں اور بعض اوقات جنگ میں عملی حصہ بھی لیتی تھیں اور میدان جنگ میں سپاہیوں کو جوش دلانے کا کام تو زیادہ تر عورتوں کے ہی سپرد ہوتا تھا۔ پس کوئی وجہ نہیں تھی کہ ان حالات میں انہیں قید نہ کیا جاتا۔ اگر فوجداری مقدمات میں عورت قید کی جاسکتی ہے اور ہر ایک ملک وقوم میں قید کی جاتی ہے تو کیوں جنگجو عورت میدان جنگ میں قید نہ کی جاتی؟ علاوہ ازیں چونکہ اس زمانہ میں کفار لوگ مسلمانوں کی عورتوں کو قید کرتے تھے بلکہ لونڈی تک بنا کر رکھتے تھے اور ان ابتدائی جنگوں میں تو ان بدباطنوں کی طرف سے یہ عام الٹی میٹم تھا کہ وہ مسلمان عورتوں کو قید کر کے اپنی لونڈیاں بنائیں گے اور لونڈیوں کی طرح ان سے تعلقات قائم کریں گے۔ اس لئے خدائے اسلام نے جو اگر ایک طرف حلیم ہے تو دوسری طرف سب سے زیادہ غیرت مند بھی ہے۔ مسلمانوں کو بھی اجازت دے دی کہ اگر ضرورت ہو تو وہ بھی کفار کے ساتھ اگر ویسا نہیں تو اسی قسم کا سلوک کر کے انہیں ہوش میں لائیں، تا کہ وہ اپنے مظالم میں زیادہ شوخ اور دلیر نہ ہوتے جائیں۔ جنگی ضروریات سے واقف لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ بسا اوقات جنگوں میں انتقامی طریق اختیار کئے جانے کی ضرورت پیش آجاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جنگی قانون سول قانون سے ہمیشہ مختلف ہوتا ہے۔ پس یہ ایک ناگزیر حالات کی مجبوری تھی جس کے بغیر چارہ نہیں تھا اور جب یہ صورت حال پیدا ہوگئی کہ عورتیں قید میں آتی تھیں اور نیز یہ کہ کفار لوگ مسلمان عورتوں کے ساتھ ہر قسم کا سلوک روا رکھتے تھے تو اس کے لازمی اور خطرناک نتائج کے سدباب کیلئے کوئی خاص قانون جاری کرنا بھی ضروری تھا۔ البتہ چونکہ موجودہ زمانہ میں کفار لوگ مسلمانوں کے ساتھ اس قسم کا سلوک نہیں کرتے اور اگر عورتیں قید بھی ہوں تو انہیں شاہی قیدی کے طور پر رکھا جاتا ہے اس لئے اصولی قرآنی حکم کے مطابق جو اوپر درج کیا گیا ہے اس زمانہ میں مسلمانوں کیلئے بھی یہ ناجائز ہوگا کہ وہ کفار کی عورتوں کو بلا کسی حقیقی مجبوری کے قید کریں یا قید کرنے کے بعد انہیں مسلمانوں کی انفرادی حراست میں دے کر کوئی رنگ غلامی کا پیدا کریں۔

اس جگہ اگر کسی کو شبہ پیدا ہو کہ ایسا کیوں ہے کہ بعض حالات میں شریعت اسلامی کا فتویٰ اور ہوتا ہے اور بعض میں اور۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کوئی نقص کی بات نہیں بلکہ اگر غور کیا جاوے تو یہی بات اسلامی شریعت کے کامل اور عالمگیر ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی شریعت میں حالات کے اختلاف کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے اور جہاں بعض احکام جو اصل الاصول کے طور پر ہیں ٹھوس اور غیر مبدل صورت میں رکھے گئے ہیں جن میں کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں وہاں بہت سے احکام ایسے بھی ہیں جن میں یا تو حالات کے اختلاف سے حکم کی صورت بدل جاتی ہے اور یا ان میں مختلف حالات کے ماتحت نئی مگر جائز تشریحات کی گنجائش ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف خود فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ

یعنی ’’خدا نے یہ قرآن شریف اس صورت میں اتارا ہے کہ اس کی بعض آیات تو محکم ہیں یعنی اصل الاصول کے طور پر ہیں جو سب حالات میں ایک سی چسپاں ہوتی ہیں اور بعض متشابہات ہیں یعنی ان میں ایسی لچک رکھی گئی ہے کہ وہ مختلف حالات میں ایک دوسرے سے ملتی جلتی مختلف صورتیں اختیار کرسکتی ہیں۔‘‘

خلاصۂ کلام یہ کہ غلامی کے متعلق اسلامی تعلیم دو حصوں میں منقسم ہے۔ اوّل وہ تعلیم جو ان لوگوں سے تعلق رکھتی ہے جو کسی وجہ سے ظالمانہ غلامی کے چکر میں آچکے تھے اور ان کے اخلاق وعادات میں عموماً نہایت درجہ پستی اور دنائت پیدا ہوچکی تھی اور وہ جوہر جو انسان کو دنیا میں آزاد زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے ان میں مفقود ہوچکا تھا۔ ایسے لوگوں کے متعلق اسلام نے یہ تجویز کی کہ پہلے ان کے اخلاق اور تمدن کو درست کیا جاوے اور پھر جُوں جُوں ان کی اصلاح ہوتی جاوے وہ ساتھ ساتھ آزاد کئے جاتے رہیں اور ایسا انتظام کیا کہ آزاد ہونے کے بعد ایسے لوگوں کی آزادی حقیقی آزادی ہو نہ کہ محض رسمی اور نمائش کی آزادی اور اس انتظام کی نگرانی کا کام اسلامی حکومت کے فرائض میں داخل کردیا گیا تا کہ لوگ اس معاملہ میں کسی

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1121) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ محکمہ ریلوے سروس میں ریکارڈ کلرک رہنے کے بعد چونکہ اس پوسٹ میں آئندہ ترقی کی کوئی امید نہ تھی اس لئے میرے والد صاحب نے میرا تبادلہ صیغہ پولیس میں کروا دیا اور سب انسپکٹری بٹھنڈہ پر میری ماموری ہوگئی لیکن یہ تبادلہ میری خلاف مرضی ہوا تھا ورنہ میں صیغہ پولیس کو اپنی طبیعت کے خلاف محسوس کرتا تھا۔ ماموری کے بعد بڑے تأمل سے اپنے والد صاحب کے اس وعدہ کرنے پر کہ عنقریب تبادلہ ہو جائے گا بادلِ ناخواستہ حاضر ہوا اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پے در پے تبادلہ کیلئے لکھتا رہا۔ کافی عرصہ کے بعد جب تبادلہ سے ناامیدی سی ہوگئی تو میں نے ارادہ کیا کہ خواہ کچھ ہو اپنے والد صاحب سے اجازت لئے بغیر استعفٰی پیش کردوں گا۔ خدا رازق ہے کوئی اور سبیل معاش پیدا کردے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مولوی عبدالکریم صاحب کے ہاتھ کا خط لکھا ہوا موصول ہوا۔ اس میں تحریر تھا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خط میں جو تکالیف آپ نے اپنی ملازمت میں لکھی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق خدا آپ کے طرز عمل سے بہت آسائش اور اطمینان کی حالت میں ہے اور آپ کو خدا نے خدمت خلق کا بہترین موقعہ عطا فرمایا ہے جس کو باسلوب انجام دیتے ہوئے خدا کا شکر بجالاؤ۔ رہا تکالیف کا معاملہ سو کوئی نیکی نہیں جو بلا تکلیف حاصل ہو سکے۔ دعائیں کرتے رہو۔ خدا اس سے کوئی بہتر صورت پیدا کردے گا۔ اور جب تک کوئی دوسری صورت پیدا نہ ہو استعفٰی کا خیال تک دل میں نہ لاؤ کیونکہ دنیا دارالابتلاء ہے اور انسان یہاں بطور امتحان بھیجا گیا ہے۔ جو شخص ملازمت کو چھوڑتا اور اس کے بعد کسی دوسری سبیل کی تلاش میں ہوتا ہے اکثر اوقات ابتلاء میں پڑ جاتا ہے کیونکہ وہ اپنی آزمائش میں پورا اُترنے کی بجائے خدا کو آزمانا چاہتا ہے کہ ہم نے ملازمت چھوڑی ہے، دیکھیں اسکے بعد اب خدا اس سے بہتر صورت ہمارے واسطے کیا کرتا ہے۔ یہ طریق گستاخانہ ہے۔ اس لئے بنے ہوئے روزگار کو اس سے قبل چھوڑنا کہ جب خدا اس کیلئے کوئی اُس سے بہتر سامان مہیا فرمائے، ہمارے مسلک کے خلاف ہے۔ اس جواب کے موصول ہونے پر خاکسار نے وہ ارادہ ترک کردیا اور صیغہ پولیس ہی سے پنشن یاب ہوا۔

(1122) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میرے گھر میں بوجہ کمزوری قویٰ وغیرہ دیرینہ مرض اٹھرا تھا۔ تقریباً دس بچے صغیر سنی، شیر خوارگی میں ضائع ہوگئے ہوں گے۔ ہمیشہ حضرت مولوی (نورالدین) صاحب کا معالجہ جاری رہتا مگر کامیابی کی صورت نہ پیدا ہوئی۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حالات سن کر مولوی صاحب نے ازراہ شفقت نکاح ثانی کا اشارہ بھی کیا لیکن میں اپنی مالی حالت اور دیگر مصالح کی بناء پر اسکی جرأت نہ کرسکا۔ آخر مولوی صاحب نے معالجہ تجویز کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دفعہ ان ادویات کا استعمال صورت حمل کے شروع دو ماہ سے کرکے ساری مدت حمل میں کراتے رہو۔ چنانچہ اس کے مطابق عمل شروع کردیا گیا۔ جب چھ سات ماہ کا عرصہ گزر گیا اور میری اہلیہ کو مرض بخار اور اسہال وغیرہ نے آگھیرا جو خرابی جگر وغیرہ کا نتیجہ تھا، خاکسار نے حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں مفصل حال عرض کیا۔ مولوی صاحب نے حالات سن کر بڑی تشویش کا اظہار کیا اور فرمایا ایسی صورت میں نہ صرف بچہ کی طرف سے اندیشہ ہے بلکہ ایسی کمزوری اور دیرینہ مرض میں مولود کی ماں کیلئے بھی سخت خطرہ ہے اور خاکسار سے فرمایا کہ نسخہ تو ہم تجویز کریں گے لیکن میری رائے میں ایسے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص موقعہ لے کر دعا بھی کرائی جائے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ خاص وقت ملنا بھی تو مشکل ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ اس کے حصول کی تجویز یہ ہے کہ آپ ایک رقعہ اس مضمون کا لکھ کردیں کہ میں ایک بات عرض کرنے لئے چند منٹ خلوت چاہتا ہوں۔ حضرت صاحب کے پاس اندر بھیجو۔ حضرت صاحب اندر بلالیں گے۔ اُس وقت یہ استدعا اور ضرورت خاص عرض کردینا تو حضرت فوراً دعا فرمائیں گے۔ چنانچہ خاکسار نے اس مضمون کا رقعہ لکھ کر پیراں دتا جو کہ حضرت صاحب کا خادم تھا، کے ہاتھ بھجوا دیا کہ وہ حضور کے پیش کردے۔ اُس نے تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر بتلایا کہ حضرت اقدس نے رقعہ پڑھ کر فرمایا کہ ہم کوئی ضروری مضمون تحریر کر رہے ہیں۔ درمیان میں مضمون کا چھوڑنا مناسب نہیں۔ اس لئے فرصت نہیں پھر فرصت کے وقت دیکھا جائے گا۔ خاکسار نے مولوی صاحب سے اس کا ذکر کیا تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ اب تو وقت نہیں ملے گا۔ کیونکہ کل پٹیالہ کو واپس جانا چاہتے ہو۔ پٹیالہ جاکر مفصل خط حضرت صاحب کے نام لکھ دینا۔ حضرت صاحب خطوط پر دعا فرمادیتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔ اس لئے ایک ہی بات ہے۔ اگلے دن صبح خاکسار کا روانگی کا ارادہ تھا۔ صبح کی نماز سے فارغ ہوکر حضرت صاحب مسجد مبارک کی چھت پر تشریف فرما تھے اور خاکسار اس انتظار میں تھا کہ موقعہ ملے تو حضرت صاحب سے رخصتی مصافحہ کیا جائے کہ حضرت صاحب کی نظر مبارک مجھ پر پڑی تو میرے کچھ عرض کرنے کے بغیر حضور نے فرمایا! کل آپ کا رقعہ پیراں دتا لایا تھا ہم اس وقت ایک خاص مضمون کی تحریر میں مصروف تھے اس لئے وقت نہیں مل سکا وہ کیا کام تھا۔ خاکسار نے عرض کیا کہ کچھ ایسی ضروری بات نہ تھی اگر ضرورت ہوئی تو میں پٹیالہ سے بذریعہ خط عرض کردوں گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا اگر کوئی خاص بات ہے تو اب بھی کہی جاسکتی ہے کیونکہ اس وقت اپنے ہی احباب بیٹھے ہیں میں بوجہ حجاب سا محسوس ہونے کے خاموش رہا کہ حضرت مولوی صاحب نے بوجہ اس حال کے واقفیت کے فرمایا وہ رقعہ میرے مشورہ سے ہی تحریر میں آیا تھا۔ مرض کے مفصل حالات بیان کرکے فرمایا کہ چونکہ خطرہ ڈبل ہے اس لئے میں نے ہی ان کو یہ دعا کرانے کا مشورہ دیا تھا۔ حضور نے یہ سن کر ہنستے ہوئے فرمایا کہ اگر یہی کام ہے تو دعا کیلئے ایسا اچھا وقت اور کون سا ہوگا اور اسی وقت مجمع سمیت دعا فرمائی۔ دعا سے فارغ ہوکر میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ بس اتنی ہی بات تھی یا کچھ اور بھی۔ میں نے عرض کیا کہ بس حضور دعا ہی کیلئے عرض کرنا تھا۔ اُسی حالت مرض وکمزوری میں بچہ پیدا ہوا۔ جس کا کمزور ہونا ضروری تھا۔ بذریعہ خطوط حضرت مولوی صاحب کے مشورہ سے معالجہ وغیرہ ہوتا رہا۔ رفتہ رفتہ ہر دو (یعنی زچہ وبچہ) کو افاقہ اور صحت حاصل ہوئی۔ میری اولاد میں صرف وہی بچہ زندہ سلامت ہے۔ بشیر احمد نام ہے اور ایم اے علیگ ایل ایل بی ہے۔ دو بچوں کا باپ ہے (جن کے نام سلیم احمد اور جمیل احمد ہیں) دفتر ریونیو منسٹر صاحب پٹیالہ میں آفس سپرنٹنڈنٹ ہے۔ اسکی تعلیم بھی بالکل مخالف حالات ماحول میں محض خدا کے فضل سے ہوتی رہی۔ میرا ایمان ہے کہ یہ سب حضرت اقدس کی اس خاص دعا اور اسکی استجابت کا ظہور ہے اور ظہور بھی ایک خاص معجزانہ رنگ میں۔

(1123) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ منشی علی گوہر صاحب کپورتھلہ میں ڈاک خانہ میں ملازم تھے۔ اڑھائی روپیہ ان کی پنشن ہوئی۔ گزارہ اُن کا بہت تنگ تھا۔ وہ جالندھر اپنے مسکن پر چلے گئے۔ انہوں نے مجھے خط لکھا کہ جب تم قادیان جاؤ تو مجھے ساتھ لے جانا۔ وہ بڑے مخلص احمدی تھے۔ چنانچہ میں جب قادیان جانے لگا تو اُن کو ساتھ لینے کیلئے جالندھر چلا گیا۔ وہ بہت متواضع آدمی تھی۔ میرے لئے انہوں نے پُرتکلف کھانا پکوایا اور مجھے یہ پتہ لگا کہ انہوں نے کوئی برتن وغیرہ بیچ کر دعوت کا سامان کیا ہے۔ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ہم حج کو جاتے ہیں اور جہاز راستے سے اُتر گیا۔ اگلے دن گاڑی میں سوار ہوکر جب ہم دونوں چلے ہیں تو مانانوالہ سٹیشن پر گاڑی کا پہیہ پٹڑی سے اُتر گیا۔ گاڑی اسی وقت کھڑی ہوگئی۔ دیر بعد پہیہ سڑک پر چڑھایا گیا۔ کئی گھنٹے لگے۔ پھر ہم قادیان پہنچ گئے۔ میں نے منشی علی گوہر صاحب کا ٹکٹ خود ہی خرید لیا تھا۔ وہ اپنا کرایہ دینے پر اصرار کرنے لگے۔ میں نے کہا یہ آپ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کردیں۔ چنانچہ دو روپے انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کردیئے۔ آٹھ دس دن رہ کر جب ہم واپسی کیلئے اجازت لینے گئے تو حضور نے اجازت فرمائی اور منشی صاحب کو کہا ذرا آپ ٹھہریئے۔ پھر آپ نے دس یا پندرہ روپیہ منشی صاحب کو لاکر دیئے۔ منشی صاحب رونے لگے اور عرض کی کہ حضور مجھے خدمت کرنی چاہئے یا میں حضور سے لوں۔ حضرت صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ یہ آپ کے دوست ہیں۔ آپ انہیں سمجھائیں۔ پھر میرے سمجھانے پر کہ ان میں برکت ہے۔ انہوں نے لے لئے اور ہم چلے آئے حالانکہ حضرت صاحب کو منشی صاحب کی حالت کا بالکل علم نہ تھا۔

(1124) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کیلئے چندہ ہوکر نہیں جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پاس سے ہی صرف فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کیلئے کوئی سامان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کرسکے فروخت کرکے سامان کرلیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کرکے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کیلئے سامان بہم پہنچا دیا۔ دو دن کے بعد پھر میر صاحب نے رات کے وقت میری موجودگی میں کہا کہ کل کیلئے پھر کچھ نہیں۔ فرمایا کہ ہم نے برعایت ظاہری اسباب کے انتظام کردیا تھا۔ اب ہمیں ضرورت نہیں۔ جس کے مہمان ہیں وہ خود کرے گا۔ اگلے دن آٹھ یا نو بجے صبح جب چٹھی رسان آیا تو حضور نے میر صاحب کو اور مجھے بلایا۔ چٹھی رساں کے ہاتھ میں دس پندرہ کے قریب منی آرڈر ہوں گے۔ جو مختلف جگہوں سے آئے ہوئے تھے۔ سو سو پچاس پچاس روپیہ کے۔ اور اُن پر لکھا تھا کہ ہم حاضری سے معذور ہیں۔ مہمانوں کے صرف کیلئے یہ روپے بھیجے جاتے ہیں۔ وہ آپ نے وصول فرماکر توکل پر تقریر فرمائی۔ اور بھی چند آدمی تھے۔ جہاں آپ کی نشست تھی۔ وہاں کا یہ ذکر ہے۔ فرمایا کہ جیسا کہ ایک دنیادار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گا نکال لوں گا۔ اس سے زیادہ اُن لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے، فوراً خدا تعالیٰ بھیج دیتا ہے۔

(1125) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ مہمانوں کیلئے دوستوں سے پوچھ پوچھ کر عمدہ عمدہ کھانے پکواتے تھے کہ کوئی عمدہ کھانا بتاؤ جو دوستوں کیلئے پکوایا جائے۔ حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹی، میر حامد شاہ صاحب مرحوم کے والد تھے۔ ضعیف العمر آدمی تھے۔ اُن کو بلالیا اور فرمایا کہ میر صاحب کوئی عمدہ کھانا بتلایئے جو مہمانوں کیلئے پکوایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں شب دیگ بہت عمدہ پکوانی جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ اور ایک مٹھی روپوں کی نکال کر ان کے آگے رکھ دی۔ انہوں نے بقدر ضرورت روپے اُٹھا لئے اور آخر انہوں نے بہت سے شلجم منگوائے۔ اور چالیس پچاس کے قریب کھونٹیاں لکڑی کی بنوائیں۔ شلجم چھلوا کر کھونٹیوں سے کوچے لگوانے شروع کئے۔ اور ان میں مصالحہ اور زعفران وغیرہ ایسی چیزیں بھروائیں۔ پھر وہ دیگ پکوائی جو واقعہ میں بہت لذیذ تھی اور حضرت صاحب نے بھی بہت تعریف فرمائی اور مہمانوں کو کھلائی گئی۔

(سیرۃ المہدی، جلد2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

بقیہ سیرت خاتم النّبیینؐ از صفحہ 8

قسم کی سستی یا غفلت سے کام نہ لیں۔ دوم وہ تعلیم جو غلام بنانے کے سوال کے متعلق اسلام نے اصولی طور پر دی اور جس کی رو سے غلامی کے تمام ظالمانہ طریق قطعی طور پر منسوخ کردیئے گئے۔ باقی رہا جنگی قیدیوں کا سوال سو اس میں بے شک بعض حالتوں میں انتقامی طریق پر غلامی کی اجازت دی گئی ہے مگر اسکی تفصیلات پر غور کیا جاوے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ اس رنگ کی غلامی نہیں ہے جو غیر اسلامی دنیا میں عام طور پر معروف ہے بلکہ حقیقتاً ایک نوع قید کی ہے اور یہ جوابی اور غیر حقیقی غلامی بھی جس کی اجازت دی گئی ہے موجودہ زمانہ میں ناجائز اور حرام ہے کیونکہ اب شاہی قیدخانوں کا سسٹم رائج ہوگیا ہے اور کفار مسلمانوں کے قیدیوں کو غلام نہیں بناتے بلکہ شاہی قیدیوں کے طور پر رکھتے ہیں۔ اس لئے اب مسلمانوں کیلئے بھی ناجائز ہے کہ کفار کے قیدیوں کو مسلمانوں کی انفرادی حراست میں تقسیم کرکے کوئی رنگ غلامی کا پیدا کریں۔ باقی رہا غلاموں اور جنگی قیدیوں کے ساتھ سلوک کرنے کا معاملہ سو اس میں اسلام نے وہ منصفانہ اور محسنانہ تعلیم دی ہے کہ جس کی نظیر کوئی قوم کسی زمانہ میں پیش نہیں کرسکتی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 417 تا 422، مطبوعہ قادیان 2011)

لوگوں کے ساتھ ذاتی تعلقات بڑھانے اور تبلیغ کیلئے ہر ایک سے انفرادی ملاقات اور تعلق رکھنے کی ضرورت ہے

آپ کا بھرپور رنگ میں تبلیغ کرنا لوگوں کے ساتھ ذاتی تعلقات بنانے پر ہی منحصر ہے

آپ کو ہر راستہ پر قدم مارنا چاہئے تا کہ آپ کو پتہ چلے کہ آپ کے حالات کے مطابق آپ کس طرح بہترین رنگ میں تبلیغ کر سکتے ہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ آئرلینڈ کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح وہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس، ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24؍اکتوبر 2021ء کو نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آئرلینڈ کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم. ٹی. اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ اراکین مجلس عاملہ نے مریم مسجد، Galway آئرلینڈ سے آن لائن شرکت کی۔ اس ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جس کے بعد جملہ حاضرین کو حضور انور سے گفتگو کرنے اور متفرق امور پر راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مجلس عاملہ کے ایک رکن نے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں موجودہ pandemic سے کیا دنیا نے کوئی سبق سیکھا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو آئرلینڈ میں کوئی سبق سیکھا نظر آ رہا ہے؟ اسی طرح ہا، ہو ہے اسی طرح دنیا داری ہے اسی طرح جو نظام ان کا چلتا ہے اسی طرح چلائے جا رہے ہیں تو انہوں نے خدا کی طرف تو رجوع نہیں کیا۔ نہ کرنا چاہتے ہیں۔ صرف باتیں ہی ہیں۔ اب جرمنی میں اتنے flood آئے ہیں کیا انہوں نے سبق سیکھا؟ تھوڑی دیر کیلئے ان کو اللہ یاد آیا اور جو کھانے کی لائنوں پہ لگے اور رونا شروع کیا اور جب دوبارہ حالات ٹھیک ہوئے تو اس کے بعد بھول گئے۔ تو جس طرح قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ہے کہ جب کسی مصیبت میں پڑتے ہیں، جب پانی میں گھر جاتے ہیں تو پھر میری طرف جھکتے ہیں اور میری مدد مانگتے ہیں۔ جب خشکی پہ پہنچتے ہیں تو پھر انہی برائیوں میں پڑ جاتے ہیں، پھر بھول جاتے ہیں کہ اللہ کون اور میں کون اور تم کون!

ایک اور عاملہ کے رکن نے سوال کیا کہ آیا کسی کو یہ کہنے کی اجازت ہے کہ اسلام قبول کر لو اور بعد میں ناجائز امور کو ترک کرنے کی کوشش کرو یا ہمیں ابتدا میں ہی یہ کہہ دینا چاہیے کہ اگر آپ نے اسلام قبول کرنا ہے تو شروع سے ہی ناجائز امور کو ترک کرنا ہوگا؟

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں، ہم تبلیغ صرف اپنی تعداد بڑھانے کیلئے نہیں کرتے، کسی کو اسلام احمدیت قبول کرنے کی دعوت دینے کا کیا فائدہ، اگر اس میں اپنی اصلاح کی قوت ارداہ ہی نہ ہو؟ اسلام اور دین ہے کیا؟ دین آپ سے یہ چاہتا ہے کہ آپ اپنی اصلاح کریں، اللہ کے سامنے جھکیں اور اس کے حقوق ادا کریں۔ اس کے علاوہ آپ کے بعض اخلاقی فرائض بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو آپ ان سے کہہ دیں کہ یہ اسلام کی تعلیمات ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر آپ نے اپنی زندگی کی حفاظت کرنی ہے تو صرف یہ سوچ کر نہیں کرنی کہ یہی دنیاوی زندگی ہی (ایک) زندگی ہے، آپ کو ایک اور زندگی کا سامنا کرنا ہوگا جو کہ ابدی زندگی ہے۔ وہاں آپ اپنے تمام اعمال کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اگر آپ نے اچھے کام کئے ہیں تو جزا ملے گی اور اگر برے کام کئے ہیں تو سزا ملے گی۔ یوں آپ کو اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ یہ زندگی ابدی زندگی نہیں ہے۔ اور آپ کو ہمیشہ آنے والی زندگی کو اپنے سامنے رکھنا ہوگا جو کہ حیات بعد الموت ہے۔ اور وہاں آپ کو اپنے اعمال کیلئے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ اگر وہ اس بات کو سمجھ لیں تو انہیں اسلام احمدیت ضرور قبول کر لینی چاہیے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ بصورت دیگر اسلام احمدیت میں محض لوگوں کا اضافہ کرنے کا کیا فائدہ ہوسکتا ہے اور وہ کسی کام کے نہیں۔ ورنہ وہ آپ کے نظام کو ہی خراب کر دیں گے۔ جو وہ چاہیں گے وہی کریں گے۔ وہ کلبز (clubs) اور کسینوز (casinos) میں جائیں گے۔ شراب پیئیں گے اور زنا کریں گے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے گناہ ہیں جو ان کے نزدیک غیر اخلاقی نہیں ہیں اور ان کی زندگی کا حصہ ہیں۔ لیکن شریعت اور اسلام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان تمام برائیوں کو چھوڑنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ضابطہ اخلاق، انسانوں کے بنائے ہوئے اخلاقی ضوابط سے الگ ہے۔ آپ ان کو بتا دیں کہ انہیں اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ ایک اور زندگی ہے جو موت کے بعد ملے گی، جو اَبدی زندگی ہے۔ اگر وہ اس بات کو سمجھ لیں تو ٹھیک ہے ورنہ تعداد بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ٹھیک ہے؟

ملک میں بھرپور تبلیغی مساعی کے بارے میں

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو لوگوں کے ساتھ ذاتی تعلقات بڑھانے اور تبلیغ کیلئے ہر ایک سے انفرادی ملاقات اور تعلق رکھنے کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو دعوت دیں اور ذاتی تعلقات بنائیں۔ یہ صرف لوگوں کے ساتھ ذاتی تعلقات بنانے پر ہی منحصر ہے کہ آپ بھرپور رنگ میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ بصورت دیگر محض leaflets کی تقسیم کافی نہیں ہے، جب تک آپ کو یہ پتہ نہ لگے کہ کس نے انہیں پڑھ لیا ہے اور اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے۔ leaflets بہت سے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ آپ کو ہر راستہ پر قدم مارنا چاہیے تا کہ آپ کو پتہ چلے کہ آپ کے حالات کے مطابق آپ کس طرح بہترین رنگ میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔

ایک مبلغ سلسلہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ انہوں نے حال ہی میں ایک سائیکلنگ کلب جانا شروع کیا ہے تا کہ لوکل لوگوں سے رابطہ بڑھا سکیں اور ارد گرد کے احباب کو تبلیغ کرنے کیلئے مزید راستے کھل سکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دیگر نوجوانوں کو بھی ایسے کلبز (clubs) میں جانے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے جہاں وہ لوکل لوگوں سے مل جل سکیں اور اپنے ایمان پر بھی قائم رہیں اور یوں اپنے تعلقات بڑھا کر لوگوں کو اسلام کی پر امن تعلیمات سمجھا سکیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16؍نومبر 2021)

اعلان ولادت

مکرم سید حارث احمد صاحب کارکن تعلیم الاسلام سینئر سیکنڈری اسکول قادیان کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے دو بیٹیوں کے بعد ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ حضوانور نے بچے کا نام از راہ شفقت سید سفیر احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب کا پوتا اور مکرم حسین کا ٹھات صاحب لساڑیہ بیاور صوبہ راجستھان کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت وسلامتی، درازی عمر اور نیک صالح خادم دین اور والدین اور خاندان کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(راجہ جمیل احمد، انسپکٹر بدر قادیان)

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار "اخبار بدر" 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات وتحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ وخطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی ودنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کیلئے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم وتربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ✿ کوئی دیں، دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے ✿ یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے ✿ تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات ✿ لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

احمدیت کا پیغام پوری دنیا تک پہنچانے کیلئے نئے راستے تلاش کرتے رہنا چاہئے

یاد رکھیں کہ دنیا کے مسائل کا حل اور عالمی امن صرف نظام خلافت سے وابستہ ہو کر ہی حاصل کیا جاسکتا ہے

اس ضمن میں میں احمدیوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ ایم ٹی اے کو کثرت سے دیکھنے کی عادت ڈالیں اور اس سے مستفید ہوں

خاص طور پر میرے خطبات اور مختلف مواقع پر دیے گئے خطابات اور دیگر پروگراموں کو لازمی دیکھیں

یاد رکھیں ایم ٹی اے خلافت سے تمام احمدیوں کا براہ راست تعلق قائم کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے

جلسہ سالانہ کینیا (افریقہ) 2022ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خصوصی پیغام کا اردو مفہوم

پیارے احباب جماعت احمدیہ کینیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ مورخہ 10/اور 11/دسمبر 2022ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسے کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور آپ سب کو اس منفرد اور خاص روحانی اجتماع میں شمولیت کی وجہ سے بے شمار روحانی فوائد، بے شمار نعمتیں حاصل ہوں۔

ہر احمدی مسلمان یہ جانتا ہے کہ ہمارا یہ جلسہ سالانہ، جس کیلئے آپ کینیا میں ایک بار پھر جمع ہوئے ہیں، خواہ کسی بھی ملک میں منعقد ہو کسی دنیوی فائدے یا تفریح کی خاطر منعقد نہیں کیا جاتا بلکہ ہمارا مقصد اس روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانا اور اپنے اخلاق کی درستی کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اس خوبصورت مذہب جس پر ہم ایمان لاتے ہیں یعنی اسلام کے متعلق اپنے علم کو بڑھائیں اور اسکی دلکش باتوں کو سمجھیں اور اسکی خوبصورت تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے نہ صرف حقوق اللہ بلکہ حقوق العباد بھی ادا کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔‘‘ (اشتہار 27/دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 360، ایڈیشن 2019ء)

پس آپ کو جماعت کے علماء کی تقاریر کو غور سے سننا چاہئے۔ یاد رکھیں کہ مقررین بڑی محنت سے تقریر تیار کرتے ہیں اس لیے ان کو غور سے سننا ضروری ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے علماء تحقیق کر کے نہ صرف خدا کے کلام یعنی قرآن مجید، احادیث اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر اپنی تقاریر کی بنیاد رکھتے ہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں بھی اس علم و حکمت کے خزانوں کو ہم تک پہنچاتے ہیں۔

پس آپ کا اس جلسے میں شامل ہونے کا واحد مقصد ایک اچھا احمدی مسلمان بننا ہونا چاہئے اور اپنے اندر روحانی تغیر پیدا کر کے خدا سے ذاتی تعلق پیدا کرنا ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 277 تا 278، ایڈیشن 1984ء)

اسکے ساتھ ساتھ آپ کو خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کی اہمیت کا بھی مکمل ادراک ہونا چاہئے جو کہ بے شمار نعمتوں کا منبع ہے۔ خلیفۃ المسیح سے آپ کا گہرا اور ذاتی تعلق ہونا چاہئے اور ہمیشہ وفا کا تعلق رکھنا چاہئے۔ یاد رکھیں کہ دنیا کے مسائل کا حل اور عالمی امن صرف نظام خلافت سے وابستہ ہو کر ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس ضمن میں میں احمدیوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ ایم ٹی اے کو کثرت سے دیکھنے کی عادت ڈالیں اور اس سے مستفید ہوں۔ خاص طور پر میرے خطبات اور مختلف مواقع پر دیے گئے خطابات اور دیگر پروگراموں کو لازمی دیکھیں۔ یاد رکھیں ایم ٹی اے خلافت سے تمام احمدیوں کا براہ راست تعلق قائم کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

تبلیغ ہر احمدی مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ آپ کو اپنی تبلیغی کوششوں میں ہمیشہ متحرک ہونا چاہئے اور اسلام احمدیت کا پیغام نہ صرف کینیا یا براعظم افریقہ بلکہ پوری دنیا تک پہنچانے کیلئے نئے راستے تلاش کرتے رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو جلسہ کے مقاصد پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی زندگیوں میں صحیح معنوں میں تبدیلی کر کے، نیکی، اخلاقی درستگی اور اسلام اور انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل آپ سب کے شامل حال ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14/فروری 2023)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ‘‘

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اجتماع میں شمولیت ہمیں ہماری کمزوریوں کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ہمارے اندر انقلاب لانے والی ہو

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ یونان 2022ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خصوصی پیغام کا اردو مفہوم

پیارے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ یونان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور نیک نتائج سے نوازے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ دنیا میں ہر جگہ جماعتیں اجتماع منعقد کرتی ہیں جو ایک احمدی کیلئے برکات کا موجب بنتے ہیں اور بننے چاہئیں کیونکہ ایک خاص ماحول میں اور صرف دینی اغراض کیلئے جمع ہونا، اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے جمع ہونا، اُس کی رضا کے حصول کیلئے جمع ہونا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو۔ جب صحابہ نے اس بارے میں وضاحت چاہی کہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات) پس جن مجلسوں سے جنت کے باغوں کے راستے ملیں وہ یقیناً برکتوں والی مجالس ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اُس نے اس زمانے میں جس شخص کو دنیا کی اعتقادی اور عملی اصلاح کیلئے بھیجا، ہم اُسکے ماننے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تو طبیعتوں میں ایک انقلاب پیدا کر کے چودہ سو سال کے عرصے میں جن اندھیروں نے دلوں پر قبضہ کر لیا تھا، اُنہیں روشنیوں میں بدلنا تھا۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنی عملی حالتوں کے معیار اونچے رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے عمل اور اعتقاد میں کوئی تضاد تو نہیں؟ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد اور نعرے صرف وقتی جذبات تو نہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو جماعت قائم کرنے آئے تھے وہ ایسے لوگوں کی جماعت تھی جو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے ہیں اور اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے، وہ نہ رہو۔‘‘ (ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 195، ایڈیشن 2003ء)

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اجتماع میں شمولیت ہمیں ہماری کمزوریوں کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ہمارے اندر انقلاب لانے والی ہو۔

یہاں آنے والوں کو ایک تو ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے۔ اور دوسرے یہ ہر وقت ذہن میں رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم ان نیکیوں کو حاصل کرنے اور اپنانے والے بنیں اور پھر انہیں مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بنیں جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ہم صرف اعتقادی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے نہ ہوں بلکہ عملی تبدیلیاں بھی ہمارے اندر نظر آئیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا لوگ کہیں کہ یہ تو کوئی بالکل اور انسان ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس بابرکت موقع سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے اور تعلق باللہ میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20/جنوری 2023)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22/جون 2023ء بروز جمعرات 12 بجے بعد دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب (سکنتھورپ، یو.کے)

15/جون 2023ء کو 58 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا حضرت کرم دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آئی۔ مرحوم ایک ماہر کارڈیالوجسٹ کنسلٹنٹ سرجن تھے۔ بے شمار لوگوں کا علاج کیا۔ متعدد مرتبہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وقف عارضی کیلئے بھی جاتے رہے۔ مقامی جماعت میں سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ایک اچھے داعی الی اللہ بھی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑے سرگرم تھے اور پیس سمپوزیم اور دیگر تبلیغی پروگراموں میں باقاعدگی سے حصہ لیتے تھے۔ چندوں کی ادائیگی معیاری تھی۔ سکنتھورپ کی مسجد کیلئے بھی نمایاں قربانی پیش کرنے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ
اہلیہ مکرم رشید محمد ننگلی صاحب (ربوہ)

14/فروری 2023ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم چودھری عبدالباری صاحب (سابق امیر ضلع رحیم یارخان) کی بڑی بیٹی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں اور اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب
ابن مکرم شاہ محمد صاحب (کراچی)

3/جنوری 2023ء کو 65 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے مقامی سطح پر انصار اللہ میں بطور منتظم اشاعت اور تقریباً 28 سال تک بحیثیت خادم مسجد خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے والے ایک نیک، صاف دل اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شجاعت احمد فراز صاحب بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(3) مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ
اہلیہ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب (ربوہ حال سویڈن)

2/مئی 2023ء کو سویڈن میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت عبدالرحمان صاحب مہر سنگھ رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ آپ نے ربوہ میں اپنے محلہ کی سیکرٹری تحریک جدید لجنہ کے علاوہ صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی صدارت کے دوران ربوہ کے اردگرد دیہات اور ڈیروں پر بڑی جرأت کے ساتھ تبلیغ کیلئے جایا کرتی تھیں۔ کئی بچے بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ بچوں کی دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، متوکل علی اللہ، صابرہ وشاکرہ، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین کے ساتھ بہت عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ سات بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(4) مکرم منصور احمد صاحب
ابن مکرم رشید احمد صاحب (سیالکوٹ)

21/اپریل 2023ء کو ایک حادثے میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے پڑدادا حضرت دین محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آئی۔ مرحوم ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے، ایک بیٹی، دو بھائی اور تین بہنیں شامل ہیں۔ آپ مکرم ولید احمد عادل صاحب (مربی سلسلہ) کے سسر تھے۔

(5) مکرمہ شازیہ نور صاحبہ
اہلیہ مکرم فضل محمود عامر صاحب (ربوہ)

14/مئی 2023ء کو 49 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ 1998ء سے نصرت جہاں اکیڈمی میں خدمت کی توفیق پارہی تھیں۔ تمام سٹاف کو بڑی نرمی، حسن سلوک اور تحمل سے قائل کرنے والی تھیں۔ احساس ذمہ داری بہت زیادہ تھا۔ ہمیشہ سسٹم کو بہتر بنانے کیلئے نئے طریقے اور تجاویز پیش کرتی رہیں۔ ڈیوٹی ٹائم کے بعد بھی اگر کسی کام کیلئے بلایا جاتا تو مصروفیات کے باوجود فوراً حاضر ہوجاتیں۔ کبھی کوئی عذر پیش نہیں کیا۔ کینسر کا مرض لاحق تھا۔ سخت علالت کے باوجود ہر وقت ادارہ اور اپنی کلاس کی طالبات کیلئے فکر مند رہتی تھیں۔ ساتھی ٹیچروں اور ادارہ سے ہر وقت رابطہ میں رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں والدین اور میاں کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔

(6) مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی فضل کریم صاحب (کلکتہ صوبہ بنگال بھارت)

13/اپریل 2023ء کو 98 سال کی عمر میں قادیان میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صابرہ وشاکرہ، ہمدرد، مہمان نواز اور بہت سی خوبیوں کی مالک ایک نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والی اور چندہ جات میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ آپ کو صحابیات اور خاص کر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اور دیگر خاندان کی بزرگ خواتین کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ کو حج اور عمرہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم عبدالحمید کریم صاحب واقف زندگی ہیں اور آجکل بطور انسپکٹر بیت المال آمد قادیان خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ مکرم عبدالخالق بنگالی صاحب (انچارج انصار سیکشن مرکزیہ یو.کے) کی خالہ تھیں۔

(7) مکرم مقصود علی خان صاحب ابن مکرم منشی خان صاحب (ننگلہ گھنوں ضلع ایٹہ صوبہ یوپی انڈیا)

17/اپریل 2023ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعاگو، پرہیزگار، نفاست پسند، مہمان نواز، منکسر المزاج، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، ملنسار، شفیق اور نیک بزرگ انسان تھے۔ خلافت سے گہرا اخلاص کا تعلق تھا۔ چندوں کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنے والے تھے۔ مقامی جماعت میں بحیثیت نائب صدر خدمت کی توفیق پائی۔ ایم ٹی اے سے خاص شغف تھا۔ مرحوم کی خوبیوں کی وجہ سے پورا گاؤں ان کا مداح تھا۔ زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہتی تھی۔ پسماندگان میں چھ بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ دو بیٹے معلم سلسلہ کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(8) مکرم نسیم الدین بٹ صاحب ابن مکرم میاں احمد دین بٹ صاحب (کوئٹہ)

29/اپریل 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریبوں کا خاص خیال رکھنے والے، ہنس مکھ، منکسر المزاج، ہمدرد، صائب الرائے، خلافت کے سچے عاشق اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ایک نیک مخلص انسان تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(9) مکرمہ مبشرہ اقبال امینی صاحبہ
اہلیہ مکرم ناصر احمد امینی صاحب (بریڈفورڈ یوکے)

2/مئی 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت نور محمد امینی صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت محمد بخش سولنگی صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔ مرحومہ 1976ء میں شادی ہوکر بریڈ فورڈ آگئی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعاگو، نیک اور خدا ترس خاتون تھیں۔ لجنہ کی بہت فعال رکن تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے، چار بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

HOTEL FIRDOUS

SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737

طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

M.F. STEELS & ALUMINIUM

Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.

Sk. Muneer Ahmed
7008220172 9437147910
ahmedmuneersk@gmail.com

طالب دعا : شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

JYOTI SAW MILL

IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940

طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

شہدائے احمدیت بورکینا فاسو کا ایمان افروز تذکرہ

ایک کے بعد ایک شہید گرتا رہا لیکن کسی کا ایمان متزلزل نہیں ہوا

سب نے ایک دوسرے سے بڑھ کر یقین محکم اور دلیری کا مظاہرہ کیا اور ایمان کا علم بلند رکھتے ہوئے اللہ کے حضور اپنی جانیں پیش کر دیں

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا......

یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20/جنوری 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیتوں کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ البقرہ کی 155 تا 157 کی تلاوت فرمائی: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ○ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ○ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْہُمْ مُّصِیْبَۃٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ○ ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انکو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

سوال ابتلاؤں کا آنا کیوں ضروری ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اسکی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے۔

سوال شہادت کب اور کیسے ہوئی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: 11/جنوری برکینا فاسو میں عشاء کے وقت 9 احمدی بزرگوں کو مسجد کے صحن میں باقی نمازیوں کے سامنے اسلام احمدیت سے انکار نہ کرنے کی بنا پر ایک ایک کر کے شہید کر دیا گیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

سوال حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تذکرۃ الشہادتین میں ایک رؤیا کا ذکر فرماتے ہوئے لکھا کہ ”خدا تعالیٰ بہت سے انکے قائم مقام پیدا کر دے گا۔“

سوال برکینا فاسو کے احمدیوں نے کس طرح کے صبر کا مظاہرہ دکھایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سب احمدی بزرگوں نے پہاڑوں جیسی استقامت کا مظاہرہ کیا اور مظاہرہ کرتے ہوئے جرأت اور بہادری سے شہادت کو گلے لگانا قبول کر لیا کسی ایک نے بھی ذرا سی کمزوری نہ دکھائی اور نہ ہی احمدیت سے انکار کیا، ایک کے بعد ایک شہید گرتا رہا لیکن کسی کا ایمان متزلزل نہیں ہوا، سب نے ایک دوسرے سے بڑھ کر یقینِ محکم اور دلیری کا مظاہرہ کیا اور ایمان کا علم بلند رکھتے ہوئے اللہ کے حضور اپنی جانیں پیش کر دیں۔

سوال امام الحاج ابراہیم بدیگا کو جب دہشت گردوں نے کہا کہ اگر وہ احمدیت سے انکار کر دیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا تو امام صاحب نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: امام الحاج ابراہیم بدیگا کو جب دہشت گردوں نے کہا کہ اگر وہ احمدیت سے انکار کر دیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا تو امام صاحب نے جواب دیا کہ میرا سر قلم کرنا ہے تو کر دیں لیکن میں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا۔ جس صداقت کو میں نے پالیا ہے اس سے پیچھے ہٹنا ممکن نہیں۔ ایمان کے مقابلے میں جان کی حیثیت کیا ہے۔

سوال دہشت گردوں نے امام الحاج ابراہیم بیگا صاحب کو کس طرح شہید کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دہشت گردوں نے امام صاحب کی گردن پر بڑا چاقو رکھا اور انکو لٹا کر ذبح کرنا چاہا لیکن امام صاحب نے مزاحمت کی اور کہا کہ میں لیٹ کر مرنے کی نسبت کھڑے رہتے ہوئے جان دینا پسند کروں گا۔ اس پر انہوں نے امام صاحب کو گولیاں مار کر شہید کر دیا۔

سوال امام صاحب کو شہید کرنے کے بعد اگلے احمدی سے جب کہا کہ احمدیت سے انکار کرنا ہے یا تمہارا بھی وہی حشر کریں جو تمہارے امام کا کیا ہے تو اسپر انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: امام صاحب کو بے دردی کے ساتھ شہید کرنے کے بعد دہشت گردوں نے اگلے احمدی بزرگ سے کہا کہ احمدیت سے انکار کرنا ہے یا تمہارا بھی وہی حشر کریں جو تمہارے امام کا کیا ہے؟ اس بزرگ نے بڑی دلیری سے اور بہادری سے کہا کہ احمدیت سے انکار ممکن نہیں۔ جس راہ پر چل کر ہمارے امام نے جان دی ہے ہم بھی اسی راہ پر چلیں گے۔ اس پر انہیں بھی سر میں گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔

سوال امام الحاج ابراہیم بدیگا صاحب کی شہادت کے وقت عمر کیا تھی اور آپکے احمدیت کب قبول کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: الحاج ابراہیم بدیگا صاحب کی شہادت کے وقت عمر 68 سال تھی۔ آپنے 1999ء میں بیعت کی۔ قبولِ احمدیت سے قبل امام ابراہیم بدیگا صاحب کئی دیہات کے چیف امام تھے۔

سوال حضور انور نے الحسن آگ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الحسن آگ مالی آئل صاحب کی شہادت کے وقت عمر 71 سال تھی۔ الحسن آگ مالی صاحب کسان تھے۔ آپ نے 1999ء میں احمدیت قبول کی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسین آگ مالی آئل صاحب کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حسین آگ مالی آئل صاحب کی شہادت کے وقت 71 سال کی عمر تھی۔ انہوں نے بھی 1999ء میں بیعت کرنے کی توفیق پائی۔

سوال حضور انور نے حمید و آگ عبدالرحمٰن صاحب کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حمیدو آگ عبدالرحمٰن کی شہادت کے وقت 67 سال عمر تھی۔ حمید و آگ عبدالرحمٰن صاحب پیشے کے لحاظ سے یہ بھی کسان تھے اور آپنے 1999ء میں احمدیت قبول کی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صُلِح آگ ابراہیم صاحب کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صُلِح آگ ابراہیم کی شہادت کے وقت 67 سال عمر تھی۔ آپ پیشے کے اعتبار سے کسان تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عثمان آگ سودے صاحب کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عثمان آگ سُودے صاحب کی شہادت کے وقت عمر 59 سال تھی۔

سوال حضور انور نے آگ علی آگ مگوئیل صاحب کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آگ علی آگ مگوئیل 1970ء میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنے والد صاحب کے ساتھ 1999ء میں احمدیت قبول کی۔ آگ علی آگ مگوئیل صاحب پیشے کے اعتبار سے کسان تھے۔ جماعت احمدیہ بیلارے کے مؤذن تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ آگ ادراہی کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: موسیٰ آگ ادراہی کی شہادت کے وقت 53 سال کی عمر تھی۔ آپ کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے اور جماعت کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ احمدی ہونے سے قبل وہابیہ فرقہ کے بہت سرگرم رکن تھے۔

سوال حضور انور نے آگ عمر آگ عبدالرحمٰن صاحب کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آگ عمر آگ عبدالرحمٰن کی شہادت کے وقت عمر 44 سال تھی۔ سب سے چھوٹی عمر کے تھے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ 1999ء میں بیس سال کی عمر میں انہوں نے احمدیت قبول کی۔ ☆☆

مَیں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے

مَیں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدے میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں ناپاک دل کے لوگ انکو کافر کہتے ہیں اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13/جنوری 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ کے شروع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر 4 کی تلاوت فرمائی وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ۔ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ترجمہ: اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی مبعوث کیا ہے جو ابھی ایمان نہیں لائے۔ وہ کامل غلبے والا اور حکمت والا ہے۔

سوال حضور انور نے وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ کی کیا تشریح فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب آیت وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ۔ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ نازل ہوئی تو ایک صحابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس شخص نے یہ سوال تین دفعہ دوہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا یعنی زمین سے ایمان بالکل ختم ہو گیا تو ان میں سے ایک شخص اس کو واپس لائے گا، دوسری جگہ رِجَالٌ کا لفظ بھی ہے یعنی اشخاص واپس لائیں گے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت میں شامل ہونے والوں کی عبادت کا کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مَیں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے اور ایام مباہلہ کے بعد گویا ہماری جماعت میں ایک اور عالم پیدا ہو گیا ہے۔ مَیں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدے میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں ناپاک دل کے لوگ انکو کافر کہتے ہیں اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جبی فی اللہ منشی ظفر احمدؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ جوان صالح، کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار و انوار اُس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کی علامات اور امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے اور ان سے لذت اٹھاتا ہے۔ اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر تمام مدار اصولِ فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس راہ کا مَرکَب ہے دونوں سیرتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔

سوال حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی قربانی اور اخلاص کا کیا معیار تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ رقم کی ایک تحریک فرمائی تھی، چندہ کی ضرورت تھی کہ وہاں کی جماعت سے لے کر آئیں۔ تو یہ خود ہی اہلیہ کا زیور بیچ کر لے آئے تھے اور جماعت کو پتہ بھی نہیں لگنے دیا اور بعد میں لوگ ان سے ناراض بھی ہوئے تھے۔ اسطرح اخلاص میں بڑھے ہوئے تھے۔

سوال حضرت قاضی ضیاء الدین صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے عشق میں کیا تحریر فرماتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت قاضی ضیاء الدین صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے عشق میں تحریر فرماتے ہیں کہ اے میرے آقا! میں اپنے دل میں متضاد خیالات موجزن پاتا ہوں، ایک طرف تو مَیں بہت اخلاص سے اس امر کا خواہاں ہوں کہ حضورؑ کی صداقت اور روحانی انوار سے بیرونی دنیا جلد واقف ہو جائے اور تمام اقوام وعقائد کے لوگ آئیں اور اس سرچشمہ سے سیراب ہوں جو اللہ تعالیٰ نے یہاں جاری کیا ہے۔ لیکن دوسری طرف اس خواہش کے عین ساتھ ہی اس خیال سے میرا دل اندوہ گیر ہو جاتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی حضور سے واقف ہو جائیں گے اور بڑی تعداد میں یہاں آنے لگیں گے تو اسوقت مجھے آپکی صحبت اور قرب جس طرح میسر ہے اس سے لطف اندوز ہونے کی مسرت سے محروم ہو جاؤں گا۔ ایسی صورت میں حضورؑ دوسروں میں گھِر جائیں گے۔ حضور والا مجھے اپنے پیارے آقا کی صحبت میں بیٹھنے اور ان سے گفتگو کرنے کا جو مسرت بخش شرف حاصل ہے اس سے مجھے محرومی ہو جائے گی ایسی متضاد خواہشات یکے بعد دیگرے میرے دل میں رونما ہوتی ہیں۔

سوال حضرت نواب محمد علی خان صاحب اپنے بھائی کو خط میں کیا تحریر فرماتے ہیں؟

جواب حضرت نواب محمد علی خان صاحب اپنے بھائی کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں: جن امور کیلئے میں نے قادیان میں سکونت اختیار کی میں نہایت صفائی سے ظاہر کرتا ہوں کہ مجھ کو حضرت اقدس مسیح موعود اور مہدی مسعود کی بیعت کئے ہوئے بارہ سال ہو گئے اور مَیں اپنی شومیٔ طالع سے گیارہ سال گھر ہی میں رہتا تھا اور قادیان سے مہجور تھا۔ صرف چند دن گاہ بگاہ یہاں آتا رہا اور دنیا کے دھندوں میں پھنس کر بہت سی عمر ضائع کی۔ آخر جب سوچا تو معلوم کیا کہ عمر تو ہوا کی طرح اڑ گئی اور ہم نے نہ کچھ دین کا بنایا اور نہ دنیا کا۔ اور آخر مجھ کو یہ شعر یاد آیا کہ

ہم خداخواہی و ہم دنیائے دُوں
ایں خیال است ومحال است و جنوں

(خدا کو بھی چاہنا اور گھٹیا دنیا کو بھی چاہنا یہ صرف ایک خیال ہے اور یہ ناممکن ہے اور پاگل پن ہے)

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: انکی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گزری تھی اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اس واسطے چھوڑ دی تھی کہ اسمیں دین کی ہتک ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں انکو ایک نوکری دوسو روپیہ ماہوار کی ملتی تھی مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گزار دی۔ صرف عربی کتابوں کو دیکھنے کا شوق رکھتے تھے۔ اسلام پر جو اندرونی اور بیرونی حملے پڑتے تھے ان کے دفاع میں عمر بسر کر دی۔ باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی۔

سوال حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمیؓ کی عاجزی وانکساری کی بابت حضرت مولوی عبد المغنی صاحب نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمیؓ کے بارے میں حضرت مولوی عبد المغنی صاحب لکھتے ہیں کہ: نام اور نمود، ریا، ظاہرداری، علمی گھمنڈ، تکبر ہرگز نہیں تھا۔ دوران قیام قادیان میں جب بھی کوئی کہتا مولوی صاحب! فوراً روک دیتے کہ مجھے مولوی مت کہو، مَیں نے تو ابھی مرزا صاحب سے ابجد شروع کی ہے، الف ب شروع کی ہے۔

سوال حضرت میاں محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت میاں محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: حِبی فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپور تھلے میں نوکر ہیں، نہایت درجہ کے غریب طبع، صاف باطن، دقیق فہم، حق پسند ہیں اور جسقدر انہیں میری نسبت عقیدت وارادت ومحبت اور نیک ظن ہے مَیں اسکا اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔ مجھے انکی نسبت تردد نہیں کہ انکے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ ظن پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے۔ وہ سچے وفادار اور جاں نثار اور مستقیم الاحوال ہیں۔ خدا انکے ساتھ ہو۔ انکا نوجوان بھائی سردار علی خان بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے۔ یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید ورشید ہے۔ خدا تعالیٰ انکا محافظ ہو۔

سوال حضرت منشی عبد الرحمنؓ صاحب کپور تھلوی کے تقویٰ کے معیار کے متعلق کیا بیان ہوا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت منشی عبد الرحمنؓ صاحب کپور تھلوی نے پنشن پانے کے بعد اپنی ملازمت کا محاسبہ کیا اور یہ محسوس کیا کہ وہ سرکاری سٹیشنری میں غریب طلباء یا بعض احباب کو وقتاً فوقتاً کوئی کاغذ، قلم اور دوات یا پنسل دیتے رہے ہیں۔ بات یہ تھی کہ محلے کے طلباء بچے یا دوست احباب منشی صاحب سے کوئی چیز مانگ لیتے اور لحاظ کے طور پر منشی صاحب دے دیتے تھے۔ یہ ایک بہت ہی ناقابل ذکر شے ہوتی تھی اور کئی سالوں میں بھی پانچ سات روپے سے زیادہ قیمت نہ رکھتی ہوگی۔ لیکن منشی صاحب نے محسوس کیا کہ انہیں ایسا کرنے کا دراصل حق نہیں تھا۔ اعلیٰ ایمانداری کا تقاضا یہی تھا۔ پس آپنے کپور تھلے کے وزیر اعظم کو لکھا کہ میں نے اس طریق پر بعض دفعہ سٹیشنری صَرف کی ہے آپ صدر ریاست ہونے کیوجہ سے مجھے معاف کر دیں تاکہ مَیں خدا تعالیٰ کے روبرو جوابدہی سے بچ جاؤں۔ ظاہر ہے کہ صدر ریاست نے پھر درگزر کیا۔ تو یہ تھے اعلیٰ معیار تقویٰ کے جو پیدا ہوئے۔

سوال منشی اروڑے خان صاحبؓ کی نوکری میں دیانت داری کا کیا واقعہ ملتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ کسی نے ہنس کر کہا بابا کبھی رشوت تو نہیں لی تھی؟ منشی صاحب پر ایک خاص قسم کی سنجیدگی جو جوش صداقت سے مغلوب تھی طاری ہوئی اور سائل کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ مَیں نے جب تک نوکری کی اور جس طرح اپنے فرض کو ادا کیا ہے اور جس دیانت سے کیا ہے اور جو فیصلے کئے ہیں اور جس صداقت اور ایمانداری کے ساتھ کئے ہیں اور پھر جس طرح ہر قسم کی نجاستوں سے اپنے دامن کو بچایا ہے سب باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان سب کو سامنے رکھ کر مَیں اپنے خدا سے دعا کروں تو ایک تیرانداز کا تیر خطا کر سکتا ہے لیکن میری وہ دعا ہرگز خطا نہیں کر سکتی۔

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11466: میں شیخ سلطان ظفر ولد مکرم محمد اسماعیل شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 3 اگست 1999 پیدائشی احمدی ساکن آسنور تحصیل ڈی ایچ پورا ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرقان علیم وانی | العبد: شیخ سلطان ظفر | گواہ: غلام علی نائیک

مسل نمبر 11467: میں فریدہ بیگم زوجہ مکرم فاروق احمد بٹ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 6000 روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد بٹ | الامۃ: فریدہ بیگم | گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11468: میں دلشادہ بیگم زوجہ مکرم محمد افروز لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1 نومبر 1969 پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 6000 روپے وصول شد۔ سونے کی بالی ایک جوڑی 22 کیریٹ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد افروز لون | الامۃ: دلشادہ بیگم | گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11469: میں مسرت بیگم زوجہ مکرم بشیر احمد راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد چاندی کی انگوٹھی قیمت 500 روپے، ایک جوڑی سونے کی بالی قیمت 10500 روپے، ایک عدد سونے کا کوکا قیمت 500 روپے حق مہر 5000 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر احمد راتھر | الامۃ: مسرت بیگم | گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11470: میں جمیلہ اختر زوجہ مکرم بلال احمد لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 35000 روپے نقدی حاصل کردہ، تین عدد سونے کی انگوٹھیاں قیمت 36000 روپے، ایک جوڑی سونے کی بالی 12000 روپے، ایک جوڑی سونے کا جھومر قیمت 20000 روپے، سونے کی ایک چین قیمت 20000 روپے، ایک عدد سونے کی نتھنی قیمت 500 روپے، ایک عدد چاندی کی انگوٹھی قیمت 900 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلال احمد لون | الامۃ: جمیلہ اختر | گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11471: میں شاہینہ جان زوجہ مکرم جاوید احمد راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 14 مئی 1994 پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر نقدی حاصل کردہ 40000، ایک عدد سونے کی انگوٹھی قیمت 8500 روپے، چار عدد سونے کی انگوٹھیاں، ایک جوڑی سونے کی بالی قیمت 10000 روپے، ایک جوڑی سونے کے کانوں کے جھومر، ایک عدد سونے کی چین قیمت 19000 روپے، ایک جوڑی سونے کے کڑے، ایک عدد سونے کا ہار، ایک عدد سونے کی چین، تین عدد سونے کی انگوٹھیاں (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔ ایک عدد چاندی کی انگوٹھی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مقبول حامد | الامۃ: شاہینہ جان | گواہ: جاوید احمد راتھر

مسل نمبر 11472: میں کشور اختر زوجہ مکرم گلزار احمد راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی

اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 9000 روپے نقد حاصل کردہ۔ بینک بیلنس 20000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: گلزار احمد راتھر　　الامۃ: کشور اختر　　گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11473: میں روبی جان زوجہ مکرم امتیاز احمد میر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر نقدی حاصل کردہ 5000 روپے، ایک عدد سونے کی انگوٹھی، سونے کے کانوں کے جھومر، ایک سونے کی چین (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: امتیاز احمد میر　　الامۃ: روبی جان　　گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11474: میں روشن آراء زوجہ مکرم گلزار احمد راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک جوڑی سونے کی بالی قیمت 9000 روپے، نقد بصورت زیور و مہر 25000 روپے، ایک عدد چاندی کی چین اندازاً قیمت 500 روپے، حق مہر حاصل کردہ نقدی 25000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: گلزار احمد راتھر　　الامۃ: روشن آراء　　گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11475: میں افشاء پروین زوجہ مکرم خورشید احمد لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر نقدی بذمہ خاوند 25000 روپے، ایک سونے کی چین قیمت 2500 روپے، ایک جوڑی چاندی کی بالی قیمت 300 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: خورشید احمد لون　　الامۃ: افشاء پروین　　گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11476: میں میسرہ بیگم زوجہ مکرم ظہور احمد میر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 3 اپریل 1982 تاریخ بیعت: 25 سال قبل، ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: جھومر ایک عدد قیمت 6000 روپے حق مہر 10000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہور احمد میر　　الامۃ: میسرہ بیگم　　گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11477: میں آصفہ بشارت زوجہ مکرم بشارت احمد راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن: شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 عدد انگوٹھیاں 22 کیریٹ، ایک جوڑی بالی قیمت 12500 روپے، بالی ایک جوڑی 22 کیریٹ، ایک عدد گلے کی چین 22 کیریٹ۔حق مہر: 41000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد　　الامۃ: آصفہ بشارت　　گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11478: میں لؤلؤ جان بنت مکرم بشیر احمد لون صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 8 مارچ 2002 پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی بالی قیمت 6000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالستار لون　　الامۃ: لؤلؤ جان　　گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11479: میں کلثومہ جان بنت مکرم غلام محمد لون صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 1 جون 1998 پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جون 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: ایک عدد انگوٹھی، گلے کی چین 2 عدد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد لون　　الامۃ: کلثومہ جان　　گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11480: میں رافی جان بنت مکرم محمد افروز لون صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 4 اپریل 2001 پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی کانوں کے ٹاپس قیمت 2600 روپے، ایک جوڑی کان کی بالی 22 کیریٹ، ایک عدد انگوٹھی قیمت 6500 روپے۔ زیور نقرئی: دو عدد انگوٹھیاں قیمت 2300 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 116 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد افروز لون　　الامۃ: رافی جان　　گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11481: میں مقدس گلزار راتھر ولد مکرم گلزار احمد راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 10 مئی 2001 پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مسرور احمد　　العبد: مقدس گلزار　　گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11482: میں شبنم مبارک بنت مکرم مبارک احمد راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 11 اگست 1999 پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد راتھر　　الامۃ: شبنم مبارک　　گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11483: میں روحی جان زوجہ مکرم عارف احمد ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد کڑے قیمت 50000 روپے، ایک ہار قیمت 55000 روپے، 3 عدد انگوٹھیاں قیمت 30000 روپے، ایک جوڑی کان کی بالی قیمت 10000 روپے، سونے کا جھمکا ایک عدد قیمت 16000 روپے، ایک جھومر قیمت 7000 روپے، گلے کی ایک عدد چین 30000 روپے، زمین بصورت باغ 27 مرلے۔حق مہر نقدی 30000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف　　الامۃ: روحی جان　　گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11484: میں درخشاں گلزار بنت مکرم گلزار احمد راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی بالی قیمت 10500 روپے۔ زیور نقرئی: ایک عدد انگوٹھی 400 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: گلزار احمد　　الامۃ: درخشاں گلزار　　گواہ: محمد مقبول حامد

SK.KHALID AHMED　　Mob.9861288807
M/S. H.M. GLASS HOUSE
Deals in : Glass, Fibres, Glas Channel & all type of feetings
CHHAPULIA BY-PASS, BHADRAK ODISHA- 756100
طالب دعا: شیخ خالد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج　　جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant
!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!
Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)
طالب دعا: خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 24 - August - 2023 Issue. 34

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جماعتی نظام میں ہر عہدہ یا خدمت امانت ہے

عہدیداروں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خدمت کا موقع دیا ہے، پس ہر قسم کے ذاتی مفاد سے بالا تر ہو کر خدمت سرانجام دیں لوگوں میں یہ احساس اجاگر کریں کہ نظام جماعت ایک دوسرے کی ہمدردی اور خیال رکھنے کیلئے بنایا گیا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18/ اگست 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانت اسکے اہل کے سپرد کرو۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عہدہ یا مقام جس میں لوگوں کے معاملات دیکھنے کا اختیار دیا گیا ہو تو یہ بھی ایک امانت ہے۔ پس اس لحاظ سے ہمارے جماعتی نظام میں بھی ہر عہدہ یا خدمت امانت ہے۔

جماعتی نظام میں ہر سطح پر عہدے داروں کو منتخب کیا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب بھی تم اس مقصد کیلئے انتخاب کرو تو اس بات کو مدنظر رکھو کہ منتخب افراد امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

انتخاب کے وقت رشتے داری کا خیال نہیں رکھنا چاہیے۔ بعض دفعہ بعض عہدے دار مرکزی طور پر یا خلیفہ وقت کی طرف سے بھی مقرر کر دیے جاتے ہیں۔ کوشش یہی ہوتی ہے کہ غور کر کے جو بہترین شخص میسر ہو اسے مقرر کیا جائے۔ لیکن کبھی اندازے کی غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ یا عہدے حاصل کرنے کے بعد لوگوں کے مزاج بھی بدل جاتے ہیں، اور عاجزی اور محنت سے کام کرنے کی روح برقرار نہیں رہتی۔ بہر حال ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ دعا کر کے اپنے میں سے بہترین لوگ منتخب کریں۔ عموماً یہی کوشش ہوتی ہے کہ جو شخص بڑھ بڑھ کر اس لیے آگے آ رہا ہو تا کہ اسے عہدہ دیا جائے اس کے سپرد خدمت نہ کی جائے۔ اگر ایسے شخص کا نام منتخب ہو کر آ بھی جائے تو بھی مرکز یا خلیفہ وقت، اگر اسکے حالات سے واقف ہو تو اس کی منظوری نہیں دی جاتی۔ یہ طریق عین آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق ہے۔ ایک مرتبہ دو افراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ فلاں خدمت ہمارے سپرد کی جائے، ہم اس کے اہل ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سپرد میں کوئی خدمت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اسکی مدد فرماتا ہے۔ جو خواہش کر کے کوئی کام خود اپنے ذمے لے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد نہیں ہوتی۔ اسکے کام میں برکت نہیں پڑتی۔ پس کبھی بھی عہدے کی خواہش نہیں ہونی چاہیے۔ ہاں! خدمتِ دین کا شوق ہونا چاہیے۔ وہ کسی بھی رنگ میں ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اس سال بعض ملکوں میں ذیلی تنظیموں کے انتخابات ہونے ہیں۔ ان تنظیموں کے ممبران میں سے جو بھی مجلسِ انتخاب کے ممبر بنیں انہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دعا اور انصاف کے ساتھ اپنی رائے دہی کا حق استعمال کریں۔

اسکے ساتھ ساتھ میں عہدے داروں کو بھی ان کی ذمہ داریاں یاد دلانا چاہتا ہوں۔ عہدے داروں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خدمت کا موقع دیا ہے۔ پس ہر قسم کے ذاتی مفاد سے بالا تر ہو کر خدمت سرانجام دیں۔ بعض عہدے داروں کے رویوں میں عاجزی نہ ہونے کی شکایات آتی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض عہدے داروں کے متعلق رپورٹ ملتی ہے کہ سلام تک کا جواب نہیں دیتے۔ ایسے رویے دکھانے والے اپنی اصلاح کریں اور ہر بچے بڑے سے پیار اور عاجزی سے ملیں۔ آپ کو افراد جماعت کی خدمت کیلئے مقرر کیا گیا ہے نہ کہ افسر شاہی کا رعب ڈالنے کیلئے۔ اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔ جو بھی ذمہ داری سپرد کی گئی ہے اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی تمام تر صلاحیتیں اس خدمت کو بہترین رنگ میں ادا کرنے کیلئے صرف کرنی ہیں۔ یہ سوچ ہو گی تو تبھی صحیح کام کرنے کی روح بھی پیدا ہو گی اور افراد جماعت کا بھی تعاون رہے گا۔ اکثر عہدیدار جو شکایت کرتے ہیں کہ بعض شعبوں میں افراد جماعت تعاون نہیں کرتے۔ بیشک یہ افراد کی بھی ذمہ داری ہے کہ جن لوگوں کو انہوں نے خود خدمت کے لئے چنا ہے ان سے تعاون بھی کریں لیکن ساتھ ہی عہدیداران کا بھی کام ہے کہ اپنے بہترین نمونے لوگوں کے سامنے قائم کریں۔

اسی طرح بہت زیادہ استغفار، اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک سیکرٹری تربیت پنجوقتہ نماز ادا نہیں کرتا تو وہ دوسروں کو نماز کی ادائیگی کا کیسے کہہ سکتا ہے؟ اسی طرح اگر کوئی عہدے دار صحیح شرح سے چندہ ادا نہیں کرتا تو وہ دوسروں کو مالی قربانی کی طرف کیسے توجہ دلائے گا؟ اگر سیکرٹریان تربیت اپنے اعلیٰ نمونوں کے ساتھ پیار اور محبت سے افراد جماعت کی تربیت کریں تو وہ ایک انقلابی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔

ہر عہدے دار کو اپنے شعبے کی بہتری کیلئے کم از کم دو نفل روزانہ پڑھنے چاہئیں۔ اگر تربیت کا شعبہ فعال ہو جائے تو دیگر شعبے خود بخود ستّر فیصد تک کام کرنے لگیں گے۔

ذیلی تنظیموں کو بھی ہر سطح پر اپنے آپ کو فعال کرنا ہو گا۔ عہدے دار سٹیج پر بیٹھنے کیلئے نہیں ہیں۔ ہر عہدیدار کو کارکن بن کر اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے۔ یاد رکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہے۔ عہدے داروں کا یہ بھی کام ہے کہ افرادِ جماعت سے ذاتی تعلق قائم کریں، ان کی خوشیوں اور غموں میں شامل ہوں۔ لوگوں میں یہ احساس اجاگر کریں کہ نظام جماعت ایک دوسرے کی ہمدردی اور خیال رکھنے کیلئے بنایا گیا ہے۔ یہی سوچ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والی ہے۔ اللہ کرے کہ خلافت احمدیہ کو ہمیشہ ایسے سلطان نصیر عطا ہوں جو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے کام سرانجام دیں۔

عہدے داروں کو یاد رکھنا چاہیے کہ عاملہ کے اجلاسوں اور میٹنگز میں شامل ہو کر اپنی رائے کا اظہار کر دینا اور یہ سمجھ لینا کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا یہ کافی نہیں۔ لوگوں کی بہتری کیلئے منصوبہ بندی کرنا اور پھر اس پر عمل کروانا انتہائی ضروری امر ہے۔ دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے بہترین حکمتِ عملی کے ساتھ لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھیں۔

آج کل رشتے ناطے کا شعبہ بہت بڑا چیلنج لیے ہوئے ہے۔ اس کیلئے وسیع منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو مل کر اس کیلئے کام کرنا ہو گا۔ اس سلسلے میں بھی شعبہ تربیت کو فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہمارے نوجوانوں کی صحیح تربیت ہو تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ رشتے کے معاملے میں دولت، خاندان اور خوبصورتی کی بجائے دین کو فوقیت دو۔

امورِ عامہ کا شعبہ بھی نہایت اہم ہے۔ عموماً سمجھا جاتا ہے کہ اس شعبے کا کام لوگوں کو سزائیں دلوانا یا سختی سے لوگوں کو تنبیہ کرنا ہے۔ اس شعبے میں کام کرنے والوں کو پتا ہونا چاہیے کہ ان کا صرف یہ کام نہیں، یہ کام کا صرف ایک حصّہ ہے۔ سختی سے تنبیہ کرنا تو بہر حال ان کا کام نہیں۔ یہ تو صرف وہاں ضروری ہوتا ہے جہاں انتہائی ضرورت ہو، اور تب ہی اس کی سفارش کی جاتی ہے۔ اگر شعبہ تربیت فعال ہو تو افراد جماعت کے آپس کے جھگڑوں سے متعلق امور عامہ کے بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ امور عامہ کا کام لوگوں کو سزائیں دلانا نہیں بلکہ سزاؤں سے بچانا ہے اور اس کیلئے انہیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

بعض اوقات عہدے داروں کے رویے افراد جماعت میں نظامِ جماعت کے خلاف بدظنی پیدا کر دیتے ہیں۔ افراد جماعت کو میں یہ بتا دوں کہ ہر خط جو یہاں خلیفہ وقت کے دفتر میں پہنچے اسے کھولا بھی جاتا ہے، پڑھا بھی جاتا ہے اور اس پر کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ اگر کہیں تاخیر ہوتی ہے تو وہ متعلقہ جماعت میں ہوتی ہے اور اس طرح یہ عہدے دار افراد جماعت اور خلیفہ وقت میں دوریاں پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

جن عہدے داروں کے سپرد ضرورت مند افراد کی امداد کا کام ہے انہیں بالخصوص یاد رکھنا چاہیے کہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہرگز تاخیر اور سستی نہ کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو امام یعنی عہدیدار نادار اور مستحق لوگوں کیلئے اپنے دروازے بند کرتا ہے، خدا اس کی ضروریات کیلئے آسمان پر دروازے بند کر دیتا ہے۔ پس اگر ایسی سوچ رکھنے والا کوئی عہدے دار یا ان کے دفتر میں ایسا کوئی کارکن ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔ درخواست لے کر دراز میں رکھ دینا اور لمبے عرصے تک کارروائی ہی نہ کرنا یہ بہت بڑا جرم ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جہاں کہیں بھی تم ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اور معاذ بن جبل کو یمن کے دو علیحدہ حصوں کی طرف والی مقرر کر کے بھیجا تو انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ آسانی پیدا کرنا، مشکلیں نہ پیدا کرنا۔ محبت اور خوشی پھیلانا اور نفرت نہ پنپنے دینا۔ یہ نصیحت ہر عہدے دار کو راہ نما اصول کے طور پر ہمیشہ اپنے سامنے رکھنی چاہیے۔

پس ہر عہدے دار کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہم نے اپنے اندر روحانی خوبصورتی پیدا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad